خلاصہ مضامین قرآن
حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالی
www.fikreakhirat.org
/FikreakhiratOfficial
/Fikreakhirat
+92316 6666 566

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 1

سورۃ فاتحہ خلاصہ قرآن ہے جس میں توحید رسالت آخرت کے مضامین ہیں

قرآنی ہدایت سے مستفید ہونے والے

اس قرآن سے فائدہ اٹھانے والے اہل تقوی ہیں، جنہوں نے ایمان قبول کیا، جو نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں، جو تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۳،۴)

قرآنی ہدایت سے محروم لوگ

اور وہ لوگ اس قرآن سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہیں، جنہوں نے ضد اور عناد کی وجہ سے حق کو چھپائے رکھا اور کفر کو ایمان پر ترجیح دی اور جن کے دلوں، آنکھوں اور کانوں پر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے مہر ثبت کر دی ہے اور اب یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (آیت نمبر ۶،۷)

رکوع نمبر ۶ تا ۱۵ بنی اسرائیل کی اکتیس ۳۱ بد اخلاقیوں اور ان پر ہونے والے دس انعامات اور دس عذابات کا تذکرہ ہے۔

اصلاح ملک وملت کے تین اصول

کسی قوم وملک کی خوشحالی اور بہتری کے لئے تین چیزیں بڑی بنیاد ہیں:

(۱) امن وامان کا ہونا۔ (۲) معاشی مسائل کا حل۔ (۳) تعلیم وتربیت کا نظام۔

اسی لئے ابراہیم علیہ السلام نے خانہ خدا اور اس کے گردونواح کو آباد کرنے کے لئے یہ تین مسائل حل کرائے اور یوں دعا فرمائی کہ اے اللہ اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور رہنے والوں کو رزق عطا فرما، ان کی تعلیم کے لئے ایسا رسول بھیج دے جو ان کو کتاب وسنت کی تعلیم دے اور ان کے دلوں کا تزکیہ کرے۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 2

اخلاق سنوارنے کے 5 اصول

(۱) اللہ کا ذکر۔ (۲) اللہ کا شکر، ان دونوں کا ذکر آیت نمبر ۱۵۲ میں ہے۔ (۳) صبر، اس کا ذکر "استعینوا بالصبر" میں ہے۔

(۴) دعا اور نماز کی پابندی۔ (۵) شعائر اللہ کی تعظیم، اس کا ذکر بھی آیت نمبر ۱۵۸ میں ہے۔

دعا کی شرائط

آیت نمبر ۱۸۶ میں دعا کے لیے دو شرطوں کو ذکر کیا گیا ہے: (۱) پہلی شرط یہ ہے کہ دعا خالص اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ اس یقین کے ساتھ دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

فرضیت رمضان اور معذوروں سے متعلق حکم

روزوں کی فرضیت کے ساتھ ساتھ ان بوڑھے معذوروں کے لیے بھی حکم بتایا گیا ہے کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے یعنی مزید صحت یابی اور طاقت کی امید نہیں ہے تو وہ ہر روزے کے بدلے فدیہ دیا کریں اور ایک روزے کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے۔

مسائل حج اور معاشرتی زندگی کے اہم اصول۔

طلاق اور عدت کے مسائل

اس کے بعد طلاق اور عدت کے احکام کو ذکر کیا:

(۱) صغیرہ جو ابھی بالغ نہ ہوئی ہو۔ (۲) جو عمر کے اعتبار سے بالغ ہو، مگر اب تک حیض نہ آیا ہو۔ (۳) بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو۔ ان تینوں کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو طلاق ہوئی، تو عدت تین ماہ ہوگی۔ (۴) اگر حاملہ عورت کو طلاق ہو جائے، یا اس کا شوہر مر جائے، تو اس کی عدت وضعِ حمل ہے۔ (۵) لیکن اگر حاملہ نہ ہو اور شوہر مر جائے، تو عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔ (۶) اگر عورت کو خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق مل جائے، تو اس کی عدت نہیں۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکرِ آخرت

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 3

خرچ کرنے کی پانچ شرائط

(۱) اخلاص۔(۲) مال حلال ہو۔(۳) مصرف صحیح ہو۔

(۴) فقیر پر احسان نہ جتلائے۔(۵) فقیر کی توہین نہ کی جائے۔

باہمی معاملات کے اصول

(۱) حتیٰ الامکان ہر معاملے کو لکھنے کی کوشش کی جائے، تاکہ بعد میں لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔

(۲) لکھنے والا لکھنے میں کمی بیشی نہ کرے۔(۳) قرض دار پر بھی لازم ہے کہ جتنا حق لازم ہے، اتنا ہی لکھوائے، اس سے کم نہ لکھوائے۔(۴) اگر قرض دار خود نہیں لکھوا سکتا تو اس کا کوئی معتمد و معتبر ولی یہ دستاویز لکھوا دے۔

(۵) اس دستاویز کے ساتھ عہد کی پختگی کے لیے دو مرد گواہ قائم کئے جائیں، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ قائم کیا جائے۔(آیت نمبر ۲۸۲)(۶) اگر معاملہ لکھنا ممکن نہ ہو، تو پھر کوئی چیز گروی رکھوا دی جائے۔(آیت نمبر ۲۸۳)

کفار سے تعلقات کے احکام

(۱) موالات، یعنی کافروں کے ساتھ دلی دوستی رکھنا، یہ ہر حال میں ناجائز ہے۔

(۲) مواسات، یعنی احسان کرنا اور نفع پہنچانا، یہ ذمی (یعنی وہ کافر جو اسلامی ملک امن طلب کر کے رہ رہے ہوں اور مسلمانوں کے ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوں، ایسے کافروں) کے ساتھ جائز اور حربی کافر (یعنی وہ کافر جو مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہوں) کے ساتھ ناجائز ہے۔(۳) مدارات، یعنی ظاہراً خوش اخلاقی سے پیش آنا، یہ اس وقت جائز ہے، جب ان سے کسی نقصان کا یقین ہو، یا ان سے دینی اعتبار سے کسی مصلحت کی توقع ہو، ورنہ ذاتی نفع کے لیے اس طرح پیش آنا ناجائز ہے۔(آیت نمبر ۲۸)

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکرِ آخرت

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 4

کفار کے ساتھ قطع تعلق اور اس کے چند اسباب

امت فرائض منصبی ادا کرے اور ان کفار سے خفیہ روابط منقطع کر دیں اور پھر اس کی متعدد وجوہ بھی ذکر فرمائیں:

(۱) یہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں ذرا برابر کمی نہیں کریں گے۔ (۲) یہ لوگ ہمیشہ تمہیں مشقت میں ڈالنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

(۳) ان کے دلوں میں تمہارے لیے سوائے بغض کے اور کچھ نہیں۔ (۴) یہ لوگ تمہیں بالکل نہیں چاہتے۔

(۵) تم تمام آسمانی کتابوں تورات، زبور، انجیل اور دیگر صحیفوں پر ایمان رکھتے ہو، جبکہ یہ لوگ بعض پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں، مثلاً: یہود انجیل کا انکار کرتے ہیں اور نصاریٰ تورات کا اور دونوں ہی قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں۔

(۶) تمہیں کوئی خوشی حاصل ہو، تو انہیں اس سے تکلیف ہوتی ہے اور اگر تمہارے اوپر کوئی برائی آتی ہے، تو خوش ہوتے ہیں۔

مسلمانوں کو ہدایات

(۱) مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غلط تشہیر اور پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوا کریں، بلکہ انہیں چاہیے کہ اس کے مقابلے کے لیے عملی طور پر میدان میں اتریں، کامیابی اسی میں ہے۔ (۲) مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ وہ کافروں کے طرزِ عمل سے بالکل خوف نہ کھائیں، کیونکہ وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے، اور پھر ان کافروں کے لیے اخروی عذاب بھی ہے۔ (۳) اِس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آزمائش کیوں کرتا ہے؟ تو جواب دیا گیا کہ تاکہ مؤمن اور کافر، مخلص اور منافق کے درمیان فرق ہو جائے۔

سورۂ نساء کے دو حصے ہیں

پہلا حصہ ابتداءِ سورت سے نُدۡخِلُهُم ظلاظليلاً تک اور وہاں سے رکوع نمبر ۱۸ تک سیاستِ مدنیہ کا بیان ہے، جس میں حکام سے خطاب ہوگا، اور پھر وہاں سے آخر تک تکمیل ہوگی۔

یتیم کے مال میں تین طرح کے تصرف سے منع فرمایا ہے

(۱) یتیم کا عمدہ مال لے کر خراب اور بیکار مال اسے دینا۔ (۲) یتیم کا مال کھانا۔ (۳) اپنے مال میں یتیم کے مال کو شامل کرنا۔

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 5

فکرِ آخرت

جن عورتوں سے نکاح جائز نہیں

(۱) جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں۔ (۲) مائیں (تمام اصول، یعنی دادی، نانی، پڑنانی، پڑدادی، وغیرہ)۔ (۳) اولاد (جمیع فروع، یعنی پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں، سب اس میں داخل ہیں)۔ (۴) بہنیں۔ (۵) پھوپھیاں۔ (۶) خالائیں۔ (۷) بھتیجیاں۔ (۸) بھانجیاں۔ (۹) رضاعی مائیں۔ (۱۰) رضاعی بہنیں۔ (۱۱) ساس۔ (۱۲) تمہاری بیوی کی وہ لڑکی (بیٹی) جو پہلے شوہر سے ہو، شرط یہ ہے کہ بیوی سے ہمبستری کر چکا ہو۔ (۱۳) بہو۔ (۱۴) دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا۔ (۱۵) شادی شدہ عورتیں۔

بیوی کی اصلاح کیسے کی جائے؟

(۱) شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو سمجھائے اور لہجہ نرم رکھے، تنہائی میں سمجھائے، ہر چیز پر نکتہ چینی نہ کرے۔ (۲) جب سمجھانا مفید ثابت نہ ہو، تو پھر کچھ دن کے لئے بستر جدا کر دے، یہ جدا کرنا طلاق نہیں ہے، بلکہ ناراضگی کا اظہار ہے، لہٰذا الگ کمرے میں سو جائے۔ (۳) جب یہ نسخہ بھی بے سود ہو گیا، تو پھر مناسب سزا دینے کا حکم دیا، لیکن مار، پٹائی نازک مقام پر نہ ہو، نہ چہرے پر ہو، بلکہ ایسی مار ہو، جس سے زخم نہ پڑے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رومال وغیرہ کو لپیٹ کر اس سے لاٹھی کی طرح بنا کر مارے۔ (۴) جب یہ صورت بھی اصلاح کی کارگر نہ ہو سکے، تو میاں اور بیوی دونوں کے خاندان میں سے ایک ایک آدمی جو نیک بھی ہوں اور سمجھدار بھی ہوں، دونوں کو بٹھا کر دونوں کے اعتراضات کو غور سے سنیں اور مصالحت کی کوشش کریں۔ اور اگر اس آخری طریقے سے بھی دونوں کے احوال میں بہتری نہ آسکے، تو پھر شوہر اس کو ایک طلاق پاکی کی حالت میں دے دے، اگر تین ماہ کے اندر کوئی بہتری کی صورت نظر آئے، تو رجوع کر لے، ورنہ تین ماہ کے بعد عورت اس ایک طلاق کی وجہ سے جدا ہو جائے گی، اب وہ عورت عدت گزار کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ (آیت نمبر ۳۴)

تین طلاقوں کا بیک وقت دینا معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

سفارش کے احکام

اگر کوئی کسی مستحق آدمی کی نیک کام میں سفارش کرے گا، تو اجر پائے گا اور اگر غیر مستحق کی، یا کسی گناہ کے کام کی سفارش کرے گا، تو اس کی سزا بھی بھگتے گا۔ (آیت نمبر ۸۵)

منافقین کی علامات

(۱) کافروں سے دوستی رکھتے ہیں (آیت نمبر ۱۳۹)۔ (۲) کفار کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں عزت سمجھتے ہیں (آیت نمبر ۱۳۹)۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ استہزاء (مذاق اڑانا) کرتے ہیں (آیت نمبر ۱۴۰)۔ (۴) مسلمانوں کے مصیبت زدہ ہونے کی آرزو رکھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۱) (۵) پانچویں علامت یہ ہے کہ اپنی دشمنی کو دوستی ظاہر کرتے ہیں۔ (۶) نمازوں میں سستی اور کاہلی کے مرتکب ہوتے ہیں (آیت نمبر ۱۴۲)۔ (۷) ریاکار ہوتے ہیں (آیت نمبر ۱۴۲)۔ (۸) ایمان اور کفر کے بیچ تذبذب (تردد) کا شکار ہوتے ہیں، نہ خود کو مسلمانوں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور نہ کافروں کی طرف۔ (آیت نمبر ۱۴۳)

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

www.fikreakhirat.org /FikreakhiratOffical /Fikreakhirat +923166666566

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 6

فکر آخرت

دین میں غلو نہ کریں

(آیت نمبر ۱۷۱)

رکوع میں دینی معاملات میں غلو کرنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ غلو (کمی بیشی) گویا سنت سے اعراف اور منہ پھیرنا ہے، کیونکہ سنت اعتدال کا راستہ دکھاتی ہے۔

سورۃ مائدہ

مرکزی مضمون تمام احکام شرعیہ کی پابندی کرے الفاء عہد کرو حکم عدول نقض عہد ہے اس سے بچیں۔

باہمی تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ ہے

ارشاد فرمایا کہ باہمی ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہا کرو مگر تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ ہو، اس سلسلے میں اسلام نے اخوت، قومیت، لسانیت کو بنیاد نہیں بنایا بلکہ لفظ نیکی اور تقویٰ تو اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اگر مسلمان بھی ظلم زیادتی پر مدطلب کرے تو اس کی مدد نہ کی جائے، آج اگر یہی اصول معاشرے میں زندہ ہو جائے تو باہمی اختلافات جس سے ہزاروں جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ (آیت نمبر ۲)

نقض عہد کے نتائج

آیت نمبر ۱۳ میں نقض عہد کے نتائج کو ذکر کیا گیا ہے، جو درج ذیل ہیں: (۱) لعنت، جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے رحمت سے دوری ہو جاتی ہے۔
(۲) قساوت قلبی (دل کی سختی)۔ (۳) مرض تحریفات (کلام اللہ میں تبدیلی کرنے کا مرض پیدا ہو جاتا ہے) (۴) تعلیمات الٰہیہ کے ایک بڑے حصے کو پس پشت ڈالنے کا رواج بڑھ جاتا ہے۔ (۵) خیانت کے کاموں میں مکمل انہماک ہونے لگتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۴)

ڈکیتی کی سزا

جو لوگ ڈاکہ زنی کرتے ہیں، ان کا جرم اس قدر سنگین ہے کہ گویا وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کر رہے ہوں، لہذا ان کی سزائیں بھی سخت ہیں: (۱) اگر ڈاکوؤں نے مال بھی لوٹا اور لوگوں کو قتل بھی کیا، تو سزا یہ ہے کہ ان ڈاکوؤں کو قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا جائے۔ (۲) اگر صرف قتل کیا، تو قتل کے بدلے قتل کیا جائے۔ (۳) صرف مال لوٹا قتل نہیں کیا، تو پھر سیدھا ہاتھ اور الٹا پاؤں کاٹ دیا جائے۔ (۴) اگر صرف ڈرایا دھمکایا، مال لوٹنے کی نوبت نہیں آئی، تو قید کر دیا جائے، لیکن اگر گرفتاری سے پہلے پہلے توبہ کر لیں اور توبہ کا یقینی ہونا قرائن سے معلوم ہو جائے، تو معافی ہے۔

اللہ پاک کے محبوب

(۱) وہ اللہ سے محبت رکھیں گے اور اللہ ان سے۔ (۲) مسلمانوں کے سارے میں نرم گوشہ رکھنے والے ہوں گے۔ (۳) کافروں کے بارے میں سخت رویہ ہوگا۔ (۴) اللہ کی راہ میں خوب قربانیاں دینے والے ہوں گے۔ (۵) دین کے معاملے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 7

قسم کا کفارہ

قسم اور کفارۂ قسم کو بیان کیا گیا ہے، کفارۂ قسم یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلایا جائے، یا کپڑے پہنائے جائیں اور یا پھر ایک غلام کو آزاد کیا جائے۔ اگر ان تین صورتوں میں سے کسی پر بھی قدرت نہ ہو، تو پھر ایسی صورت میں تین دن لگا تار روزے رکھے جائیں۔ (آیت نمبر ۸۹)

قسم کے مسائل

(۱) اگر کوئی آدمی قسم کھالیتا ہے کہ میں فلاں کام کروں گا اور پھر وہ کام نہ کیا، تو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ (۲) قسم ہمیشہ اللہ کے نام کی کھائی جاتی ہے، غیر کے ناموں کی قسم جائز نہیں (۳) اگر گناہ کی قسم کھائی ہے، تو اسے فوراً توڑے اور کفارہ ادا کرے۔

سورہ انعام کا مرکزی مضمون تصرفات میں شرک کی نفی پر دلائل

(۱) آسمان وزمین میں بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ (۲) وہی ان دونوں اور دیگر تمام چیزوں میں متصرف ہے۔ (۳) نفع اور نقصان کا مالک صرف اور صرف وہی ہے۔ (۴) اسی نے قرآن اتارا ہے۔ (آیت نمبر ۱۱-۱۸) اور آخر میں ان سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا اب بھی ان دلائل و براہین کے بعد تمہاری عقل اس بات کو مانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ جبکہ خود خدا اور گزشتہ کتابیں گواہ ہیں کہ الوہیت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، اگر اب بھی تم اپنی ہٹ دھرمی پر مصر ہو، تو ہم تم سے براءت کا اعلان کرتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۹، ۲۰)

مشرکین کے سوالات کا جواب

اس کے بعد مشرکوں کے تین سوالوں (اگر یہ سچا رسول ہے، تو ساتھ کوئی خط (صحیفہ وغیرہ)، یا فرشتہ کیوں نہیں آیا، یا پھر یہ بشر کیوں ہے؟) کا بہترین جواب دیا گیا ہے کہ ہم رسولوں کو اس لئے مبعوث نہیں کرتے کہ وہ لوگوں کے لئے ان کی فرمائش کے مطابق معجزات ظاہر کرتے رہیں، وہ سب غیر مختار (ان کے پاس اختیارات نہیں) ہیں۔ (آیت نمبر ۴۸)

مزید سوالات اور ان کے جوابات

اس کے بعد مزید تین سوالوں کے جوابات دیئے گئے ہیں: (۱) اگر یہ سچا رسول ہوتا، تو کچھ سونے کے کنگھن استعمال کرتا (۲) یا پھر غیب کا علم رکھتا (۳) یا پھر نہ کھاتا، نہ پیتا۔ جواب دیا گیا کہ نہ تو میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ مجھے غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں کوئی فرشتہ ہوں، جو نہ کھا سکوں اور نہ پی سکوں۔ (آیت نمبر ۵۰)

عذاب دنیا کی مختلف صورتیں

(۱) اوپر سے عذاب آتا ہے اس مراد وقت پر بارشوں کا نہ ہونا یا شدید ہونا ہے اور بعض مفسرین نے یہ مراد لیا کہ اوپر سے عذاب سے مراد حکمرانوں کا ظلم ہے

(۲) اور نیچے سے عذاب زلزلوں کی صورت میں آتا ہے، یہ بھی مراد ہے کہ ماتحت لوگ خیانت کرنے والے بن جاتے ہیں۔

(۳) آپس میں دست و گریباں ہو جاتے ہیں، قتل و غارت شروع ہو جاتی ہے۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

www.fikreakhirat.org /FikreakhiratOffical /Fikreakhirat +923166666566

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 8

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

مؤمن اور کافر کی مثال

اس رکوع میں مومن اور کافر کی مثال دی گئی کہ مومن ہدایت پر چل کر ایسا ہے جیسا کہ اس کے پاس چراغ ہے، اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلتا ہے اور کافر اندھیرے میں پڑا ہوا ہے۔ (آیت نمبر ۱۲۲)

دین داری میں رکاوٹ کا سبب

سرمایہ دار اور عہدے دار لوگ ہمیشہ دین میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں، چونکہ دین کی وجہ سے ان کی دنیاوی چودھراہٹ متاثر ہوتی ہے ایسے لوگ ہمیشہ دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۲۳، ۱۲۴)

اسلام کے لئے کشادہ سینہ

اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت سے نوازتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے حدیث میں ایسے دل کی تین علامات بیان کی گئی:

(۱) "الانابة الیٰ دار الخلود" یعنی آخرت کی طرف رغبت اختیار کرنا، (۲) "و التجا فی عن دار الغرور" دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو جائے، (۳) "و الاستعداد للموت قبل و رود الموت" موت سے قبل موت کی تیاری کرنا۔ (آیت نمبر ۱۲۵-۱۲۹)

نبی اکرم ﷺ کی وصیت

اس رکوع میں ان دس بنیادی نصیحتوں کو ذکر فرمایا جو تمام شریعتوں میں زیرِ عمل رہیں اور ہر نبی نے امت کو ان باتوں کا حکم دیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مہر شدہ وصیت پر عمل کرے، تو اسے چاہیے کہ ان دس باتوں کو پڑھ لے:

(۱) شرک نہ کرو۔ (۲) والدین کے حسن سلوک کرو۔ (۳) اولاد کو فقر و فاقہ کے ڈر سے قتل مت کرو، کیونکہ ہم تمہیں بھی کھلائیں گے اور تمہاری اولاد کو بھی۔ (اس اعتبار سے موجودہ زمانے کی منصوبہ بندی بھی اس میں داخل ہے۔) (۴) بے حیائی، یعنی زنا اور اس کے تمام اسباب کے قریب بھی مت جانا۔ (۵) کسی کو ناحق قتل مت کرنا۔ (۶) یتیم کے مال کو دبانے کی کوشش مت کرنا، بلکہ اس کے بالغ ہونے تک اس کے مال کی حفاظت کرنا۔ (۷) ناپ تول میں انصاف سے کام لینا۔ (۸) سچ بات کہنا، اگرچہ وہ قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (۹) میرے دین کی اتباع کرنا۔ (۱۰) اختلاف اور انتشار میں نہیں پڑنا، ورنہ حق سے بھٹک جاؤ گے۔ (آیت نمبر ۱۵۱، ۱۵۲)

سورۂ اعراف

(۱) گزشتہ قوموں کی تاریخ۔ (۲) قیامت کے دن اعمال تولے جانے کا بیان۔ (۳) تخلیق انسان اور روز اول اس کا دشمن شیطان۔ (۴) اصحاب اعراف، اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان مکالمیں۔ (۵) گزشتہ امتوں کی تاریخ۔

لباس ایک نعمت ہے

نیز اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے لباس جیسی عظیم نعمت کو ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ روز اول سے شیطان تمہیں لباس اتروا کر بے حیا بنانا چاہتا ہے، لہذا اس شیطان کے فریب سے بچنا، اور بتایا کہ جب نمازوں میں آؤ، تو اچھا لباس زیب تن کر کے آیا کرو۔

www.fikreakhirat.org /FikreakhiratOffical /Fikreakhirat +923166666566

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 9

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکرِ آخرت

کیا نعمتوں کا ملنا بھی عذاب کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ جرم کی حالت میں نعمتوں کا میسر ہونا، یا مشقت میں مبتلا ہونا دونوں ہی عذاب کا پیش خیمہ ہوسکتے ہیں، کیونکہ بسا اوقات انسان پر اس کے گناہوں کی وجہ سے تکالیف آتی ہیں، تاکہ وہ ان گناہوں کو ترک کردے، لیکن اگر اس کے باوجود وہ گناہوں کو ترک نہ کرے اور باز نہ آئے، تو پھر فراخی اور کشادگی آتی ہے، تاکہ یہ شخص اپنی سرکشی میں اور بڑھ جائے اور کل بروز قیامت اس کے پاس جان کی خلاصی کے لئے کوئی عذر نہ رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ

- **پہلا حصہ**: پہلے حصے کی ابتداء آیت نمبر ۱۰۳ سے ہے اور انتہاء رکوع نمبر ۱۴ کے اخیر پر ہے اور اس حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی اور آپ ﷺ کے ذریعے تمام دین حق کی نشرو اشاعت کرنے والوں کو بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بغیر کسی پرواہ کے ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے حق کو واضح کیا، لہٰذا آپ بھی کسی کی پرواہ کئے بغیر اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔
- **دوسرا حصہ**: اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر فرعون کی دست درازی (آیت نمبر ۱۲۷) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایات کو ذکر فرمایا گیا ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے سامنے رکھیں۔ (آیت نمبر ۱۲۸، ۱۲۹)

قیادت سے زیادہ کارکنان کو سخت حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

نیز فرعون نے کہا تھا کہ ہم ان کے بچوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے، تاکہ ان سے خدمت لے سکیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر حالات کا سامنا کارکنان کو کرنا پڑتا ہے، اتنے سخت حالات قیادت پر نہیں آتے۔

- **تیسرا حصہ**: جب مسئلہ بالکل واضح ہوگیا اور اس کے باوجود یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم پر عذاب کا ایک تسلسل جاری فرمادیا، کبھی انہیں قحط سالی اور پھلوں کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی تیز بارشوں اور آندھیوں کی صورت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑتا، اور کبھی ٹڈیوں اور مینڈکوں کی صورت میں عذاب نازل ہوتا۔ جب یہ تسلسل حد سے تجاوز کرگیا، تو یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کرنے لگے کہ دعا کیجیے، اگر یہ عذاب ہم سے ٹل جائے، تو ہم ایمان لے آئیں گے (آیت نمبر ۱۳۰-۱۳۴) مگر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور عذاب ٹل گیا، تو یہ لوگ دوبارہ سرکشی پر اتر آئے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے غرق آب کردیا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اسی سرزمین کا وارث بنادیا۔ (آیت نمبر ۱۳۵-۱۳۷)
- **چوتھا حصہ**: اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے کے چوتھے حصے کی ابتداء ہوتی ہے، اس حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سرفرازی اور قوم کے باطل مطالبوں کو بیان کیا گیا ہے۔

قوم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جاہلانہ سوال

قصہ مختصر یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو سمندر پار کرا کر "سینا" پہنچے، تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا، جو اپنے بتوں کو پوجنے میں منہمک تھی، تو بنی اسرائیل کے دل میں بھی بت پرستی کی تمنا عود کر آئی اور کہنے لگے کہ اے موسیٰ! جیسے ان کے بت ہیں، ایسے ہی ایک بت ہماری عبادت کے لئے بھی بنادو۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

پہلا جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ تم بڑی جاہل قوم ہو، معبود حقیقی خالق ہوتا ہے، نہ کہ مخلوق۔ **دوسرا جواب:** دوسرا جواب یہ دیا کہ یہ لوگ جس کام میں لگے ہوئے ہیں، وہ طریقہ اور دین تباہ و برباد ہوکر رہے گا۔ **تیسرا جواب:** تیسرا جواب یہ دیا کہ جو کام یہ قوم کررہی ہے، وہ بالکل غلط اور باطل ہے، اور پھر اس کے بعد قوم کو اللہ تعالیٰ کے انعامات یاد دلائے گئے۔ (آیت نمبر ۱۳۸-۱۴۱)

- **پانچواں اور چھٹا حصہ:** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک کردے گا، تو اس کے بعد ان کی رہنمائی کے لئے ایک کتاب عطا کرے گا، چنانچہ گذشتہ رکوع میں فرعون اور اس کے حواریوں کے غرق آب ہونے کا تذکرہ گزر چکا ہے، اب اس رکوع میں ایفائے عہد کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا فرماتے ہوئے ایک کتاب بصورت تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمادی۔ (آیت نمبر ۱۴۲-۱۴۷)

قوم کا بچھڑے کی پوجا کرنا

اس کے بعد رکوع نمبر ۶ میں قوم کی گوسالہ پرستی کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کتاب لینے کے لئے کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے، تو پیچھے قوم نے گوسالہ (بچھڑا) پرستی شروع کردی۔ (آیت نمبر ۱۴۸،۱۴۹) یہاں تک قصے کا پانچواں حصہ مکمل ہوا، جس کے بعد چھٹے حصے کی ابتداء ہوتی ہے، جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے برہم اور غصہ ہونے کا ذکر ہے، جس کا اظہار انہوں نے قوم کے اسی گوسالہ پرستی والے عمل پر فرمایا۔ (آیت نمبر ۱۵۰)

- **ساتواں حصہ:** اس کے بعد قصے کے ساتویں حصے کی ابتداء ہوتی ہے اور اس حصے میں اس بات کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب مل چکی اور عمل کا وقت آچکا، تو قوم اس کے لئے تیار نہ ہوئی اور ماننے سے انکار کردیا، جس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام ستر افراد کو لے کر کوہ طور پر گئے اور انہیں کلام الٰہی سنوایا، لیکن وہ وہاں بھی کہنے لگے کہ ہمیں اللہ دکھاؤ، تب مانیں گے، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر سے بجلی کی کڑک اور نیچے سے زلزلہ کی صورت میں عذاب کو مسلط کردیا اور اس شرط پر اس عذاب سے نجات دی کہ جب نبی آخر الزمان کا زمانہ آئے گا، تو اس کی تصدیق کریں گے اور اس کی کامل اتباع کریں گے۔ (آیت نمبر ۱۵۴-۱۵۷)

- **آٹھواں حصہ:** اور پھر اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے کا آٹھواں حصہ شروع ہوتا ہے، جس کا حاصل قوم کی ناشکری، ہٹ دھرمی اور ان کے مظالم ہیں۔ بنی اسرائیل پر درج ذیل انعامات کئے گئے: (۱) انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کیا گیا۔ (۲) ہر قبیلہ کے لئے پانی کی الگ گھاٹی کا بندوبست کیا۔ (۳) ان پر من وسلویٰ کو نازل کیا۔ (۴) چونکہ یہ لوگ گرم علاقے میں تھے، جہاں سورج کی تپش ان کے لئے باعث اذیت تھی، تو ان پر اللہ تعالیٰ نے ابر (بادل) کا سایہ مقرر کردیا۔
(۵) انہیں حکم دیا گیا کہ شہر ''اریحا'' میں داخل ہوجاؤ اور اس میں سے جہاں سے جی چاہے، کھاؤ، پیو۔

سورہ انفال
اہل ایمان کی صفات

(۱) مؤمنین پر خوف الٰہی کا یہ حال ہوتا ہے کہ جب بھی خدا کو یاد کرتے ہیں، تو ان کے دل کانپنے لگتے ہیں۔ (۲) جب بھی کلام اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے، اسے سن کر ان کا ایمان بڑھتا ہے۔ (۳) اللہ پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ (۴) نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ (۵) اللہ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں۔

عمومی عذاب سے کیا چیز مانع تھی؟

عمومی عذاب سے دو چیزیں مانع تھیں: (۱) آپ ﷺ کا موجود ہونا۔ (۲) اہل مکہ کا استغفار کرنا۔

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 10

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

اسلامی فوج کے اصول

(۱) دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی اختیار کرنا۔ (۲) اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہونا، یعنی: حالت جنگ میں بھی نماز جیسی اہم عبادت کا اہتمام کرنا، کسی قسم کا عذر نہ کرنا، بلکہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ (۴) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔ (۵) آپس کے اختلافات سے بچنا، ورنہ تمہارے اندر بزدلی پیدا ہو جائے گی اور دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب نکل جائے گا۔ (۶) قوت و بہادری میں ریاکاری نہ کرنا۔

سورہ توبہ
مشرکین سے قتال کے اسباب

(۱) ان لوگوں کو عہد کو توڑا ہے۔ (۲) اللہ کے رسول ﷺ کو مکہ سے نکالا ہے۔ (۳) خود انہوں نے عہد کو توڑنے کی ابتداء کی ہے، لہٰذا ان امور کے بعد ضروری ہے کہ ان لوگوں سے خوب قتال کیا جائے۔ اور پھر قتال کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کا وعدہ فرمایا ہے: (۱) اللہ ان کافروں کو مؤمنوں کے ہاتھوں عذاب چکھائے گا۔ (۲) انہی کے ہاتھوں رسوا کرے گا۔ (۳) مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا کرے گا۔ (۴) اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ (آیت نمبر ۱۳-۱۵)

چونکہ اسلام امن پسندی چاہتا ہے اس لئے اگر یہ لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں اور اسلام اور شعائر اسلام نماز زکوٰۃ کی پابندی کرتے ہیں، تو ان سے تعرض نہ کیا جائے، بلکہ ان کو مسلمان تسلیم کر لیا جائے۔

فتح کا معیار قلت و کثرت نہیں

رکوع کی ابتداء میں مانع نمبر ۵ کو ذکر کیا گیا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باوجود قلت عدد کے فتح یاب فرمایا اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ باوجود کثرت کے بظاہر شکست بھی ہوئی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلت اور کثرت پر کامیابی کا مدار نہیں، لہٰذا راہ جہاد میں نفری کا کم ہونا اور اسی طرح ضروریات زندگی کا کم مقدار میں ہونا مانع نہیں بن سکتے۔ (آیت نمبر ۲۵-۲۷)

جہاد کے اسباب

(۱) اللہ پر ایمان نہیں رکھتے۔ (۲) آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ (۳) غیر اللہ کو حلال و حرام میں متصرف سمجھتے ہیں، (۴) دین حق کو قبول نہیں کرتے۔ اب اس رکوع میں بھی حسب سابق اعلان جہاد اور ساتھ علل جہاد کا تذکرہ ہے: (۵) یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور خدا کی خدائی میں شریک مانتے ہیں۔ (۶) عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تصرف کرنے والا اور اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔ (۷) یہ لوگ اپنے راہبوں اور پادریوں کو رب کا درجہ دیتے ہیں۔ (۸) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے دین کے نور کو کسی طرح ختم کر دیں۔ (۹) قتال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارا دین غالب ہو، اس لئے کافروں سے لڑو۔ (۱۰) ان کے راہب اور پادری لوگوں کے اموال تو کھا جاتے ہیں، اور جب اپنی باری آتی ہے، تو پھر خرچ نہیں کرتے۔ (۱۱) یہ لوگ اللہ کے قابل احترام مہینوں میں قتل و قتال کرتے ہیں۔

مصارفِ زکوٰۃ

صدقات کے اصل مستحق فقراء، مساکین، مقروض، مجاہدین، طلباء کرام اور مسافر لوگ ہیں اور ساتھ ساتھ منافقین پر رد بھی ہو گیا، کیونکہ یہ لوگ کہتے تھے کہ ہمیں تھوڑا ملا ہے، جواب یہ دیا کہ مال غنیمت کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو دیکھا جائے گا، تمہاری مرضی نہیں ہوگی۔ (آیت نمبر ۶۰)

منافقین کی خباثتیں

(۱) خود بھی شرک کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک کی دعوت دیتے ہیں۔ (۲) خود تو نیک کام کرتے نہیں، اوروں کو بھی نیک کاموں سے روکتے ہیں۔ (۳) بخل کرتے ہیں۔ (۴) اللہ کو ایمان نہ لانے کی وجہ سے بھول چکے ہیں۔ (آیت نمبر ۶۷)

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 11

حضرت مولانا **منظور یوسف** صاحب مدظلہ العالیہ

فکرِ آخرت

غزوۂ تبوک میں شریک ہونے والے منافقین

غزوۂ تبوک سے واپسی پر جن منافقین نے آپ ﷺ کے سامنے حیلے بہانے پیش کیے تھے، ان منافقوں سے متعلق چند احکام بیان کیے گئے ہیں:

پہلا حکم: ان سے کہہ دیں کہ اب حیلے بہانے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں سب خبر کر دی ہے۔ **دوسرا حکم:** آپ ان لوگوں سے اعراض کریں۔ **تیسرا حکم:** یہ لوگ قسمیں کھائیں گے، تاکہ آپ ان سے راضی ہو جائیں، مگر آپ راضی مت ہونا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسق قوم سے کبھی راضی نہیں ہوتا۔ (آیت نمبر ۹۴-۹۶)

مسجد کی بنیاد تقویٰ ہے

مسجد نبوی اور مسجد قباء کی بنیاد تقویٰ اور خوفِ خدا پر رکھی گئی ہے، لہٰذا تمام مساجد اسی طرح ہوں۔

مشرک کے لئے استغفار جائز نہیں

کسی مشرک کے لئے دعائے استغفار جائز نہیں ہے، اگرچہ وہ تمہارا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، البتہ ہدایت کی دعا مانگنی جائز ہے۔

منافقین کی تین بیماریاں

(۱) قرآن کے ساتھ مذاق کرنا۔ (۲) ضد اور عناد۔ (۳) آپ ﷺ کی مجلس سے نفرت۔ (آیت نمبر ۱۲۴-۱۲۷)

سورہ یونس

سورت کا مرکزی دعوی اور دلائل

سورت کا دعوی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی زبردستی شفاعت نہیں کر سکتا، جو اللہ کی مرضی کے خلاف اپنی بات منوا سکے، جیسا کہ ان مشرکین کا اپنے معبودان باطلہ کے بارے میں زعم تھا۔ پہلی دلیل یہ دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کر کے حکومت اپنے ہاتھ میں رکھی ہے، اس لئے اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کی شفاعت نہیں کر سکتا۔ (آیت نمبر ۳) دوسری دلیل یہ دی کہ اللہ ہی ہے جس کے اختیار میں یہ نظام شمس و قمر ہے، لہٰذا اس کی اجازت کی بغیر کوئی بھی شفاعت نہیں کر سکتا۔

فضائل قرآن

اس کے بعد قرآن کے فضائل ذکر کر کے ترغیب دی گئی ہے کہ قرآن ایک نصیحت ہے، دلوں اور سینوں میں موجود حسد اور کینہ کے لئے شفا ہے، ہدایت بھی ہے اور مؤمنین کے رحمت بھی۔ (آیت نمبر ۵۶)

تقوی کے مراتب

نیز اس رکوع میں تقویٰ کا بھی بیان ہے۔ (آیت نمبر ۶۳) تقوی کے تین مراتب ہیں: (۱) تقویٰ عن الشرک (شرک سے اجتناب) (۲) تقویٰ عن المعاصی (گناہوں سے اجتناب) (۳) تقویٰ عن جمیع ماسوا اللہ، یعنی دل میں اللہ کے سوا کسی کو جگہ نہ دے۔

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 12

حضرت مولانا مَنظُور یُوسُف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

﴿سورہ ھود﴾

مرکزی مضمون بندگی صرف اللہ کی کریں اور توبہ استغفار کرتے رہیں۔ انبیاء الرسل کے لئے نوح، ھود، صالح، ابراہیم، لوط، شعیب علیہ السلام کے واقعات اور آخر میں عذاب کی تنبیہات۔

﴿سورہ یوسف﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج، چاند اور یوسف علیہ السلام کو سجدہ کر رہے ہیں انہوں نے یہ خواب اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو بتایا، یعقوب علیہ السلام نے انہیں یہ خواب اپنے بھائیوں کو بتانے سے منع کر دیا، مگر یہ خواب چپکے سے ان کے بھائی نے سن لیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام سے دور کرنے کا منصو بنانے لگے۔

بھائیوں کی سازش اور اس پر صبر

اس میں بھائیوں کی سازش اور ان کو ملنے والی وقتی کامیابی کا تذکرہ ہے کہ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال دیا اور یوں صبر کا پہلا امتحانی پرچہ ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں جانا پڑا، مگر آپ چیخے چلائے نہیں۔ (آیت نمبر ۱۰-۱۵)

حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت

اس میں مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام ملنے والی علمی ترقی، زلیخا کے مسلسل حملوں اور حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت کا بیان ہے۔ (آیت نمبر ۲۲-۲۹)

حضرت یوسف علیہ السلام کی امانت کا دوسرا امتحان

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی امانت کا دوسرا امتحان تھا جو پہلے امتحان سے زیادہ سخت تھا، اس لئے کہ وہاں صرف ایک زلیخا تھی اور یہاں ساری عورتیں جمع تھیں، جو سب کی سب اعلیٰ گھرانوں کی تھیں اور زلیخا کے حق میں حضرت یوسف علیہ السلام سے درخواست کر رہی تھیں، لیکن اللہ تعالی نے اپنے نبی کو مأمون اور محفوظ رکھا۔ (آیت نمبر ۳۰-۳۵)

حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست کا امتحان

آپ نے ان قیدیوں کو تعبیر بتانے سے قبل توحید کی تبلیغ کی، پھر انہیں اللہ کے دیئے ہوئے علم کے مطابق خوابوں کی تعبیر بتائی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب کی تعبیر بتانا اور قحط سے بچنے کے لئے تدبیر بتانا

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ لگا تار سات سال کھیتی باڑی کرو گے اور غلہ حاصل کرو گے، پس ان سات سالوں میں جو غلہ حاصل کرو، اسے خوشوں میں ہی رکھنا، تاکہ انہیں گھن نہ لگے، کیونکہ ان سات سالوں کے بعد سختی اور قحط کے سال آئیں گے، جو ان تمام غلہ جات کو کھا جائیں گے، جو تم نے جمع کیا ہوگا اور پھر اس کے بعد خوشحالی کے سال آئیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت اور بصیرت

اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت کے پہلے امتحان کا بیان ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو بلانے کے لئے بادشاہ نے ایک آدمی کو بھیجا، تو آپ نے اس شخص کو واپس کر دیا اور یہ کہا کہ پہلے جا کر ان عورتوں سے میرا حال دریافت کرو کہ آیا میں حق پر ہوں، یا نہیں اور ان عورتوں کی کوئی تدبیر مجھ پر کارگر ثابت ہوئی، یا سب خاک میں ملا دی گئی تھیں؟ چنانچہ ان عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے معصوم ہونے کا اقرار کیا اور یوں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی نزاہت و پاکدامنی کو ثابت کیا اور اس کے بعد جیل سے نکلے۔

خلاصہ مضامین قرآن

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

بھائیوں کی آمد اور آپ کا تحمل

(آیت نمبر ۵۸،۵۹)

اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی مصر میں آمد اور واپسی میں حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف سے بنیامین کو ساتھ لانے کی شرط کا بیان ہے۔

والد محترم نے بیٹوں کو مختلف دروازوں سے جانے کا حکم دیا

جب برادران یوسف بنیامین کو ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے بطور تدبیر اپنے بیٹوں کو ایک دروازے سے داخل ہونے سے منع فرمایا، یہ ایک حیلہ تھا جو تین چیزوں کے اندیشہ کی وجہ سے بتایا:

(۱) تم پر کسی کو جاسوسی کا خطرہ نہ ہو۔ (۲) تاکہ کوئی حسد نہ کرے۔ (۳) تاکہ تمہیں نظر نہ لگے، کیونکہ سب حسین اور قد آور تھے۔ (آیت نمبر ۶۷)

بھائیوں کا چوری کا الزام لگانا اور آپ کا صبر سے کام لینا

جب پیمانہ بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا، تو دیگر بھائی کہنے لگے کہ اگر اس نے چوری کی ہے، تو اس سے قبل اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے، یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر کا دوسرا امتحان تھا کہ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام پر ان کے سامنے تہمت لگا رہے تھے، مگر آپ باوجود اختیار رکھنے کے بھی اس پر خاموش رہے اور بھائیوں سے انتقام نہ لیا۔ (آیت نمبر ۷۷)

حضرت یعقوب علیہ السلام کا کمال توکل

اس میں برادران یوسف کی دوسری واپسی اور پریشانی کا تذکرہ ہے کہ اب جا کر اپنے والد کیا منہ دکھائیں گے اور کیا جواب دیں گے؟ اور ساتھ ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کمال توکل کا ذکر ہے کہ اپنے بیٹوں کی زبانی تمام واقعہ سن کر بھی فرمانے لگے کہ اللہ سے ناامید نہ ہو اور جاؤ جا کر دونوں کے احوال کی تفتیش کرو۔ (آیت نمبر ۸۰-۸۷)

حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچاننا

اس میں برادران یوسف کی تیسری آمد کا ذکر ہے، اسی آمد میں ان سب پر یہ حقیقت کھلی کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اور پھر اپنے کئے پر انتہائی نادم ہوئے، لیکن ان کی بے بسی اور ندامت کو دیکھ کر ان پر مکمل اختیار ہونے کے باوجود حضرت یوسف علیہ السلام نے **"لاتثریب علیکم الیوم"** فرمایا کہ آج کے دن کسی پر کوئی گرفت نہیں، میں نے معاف کیا۔ (آیت نمبر ۸۸-۹۲)

صاحب بصیرت کون اور عقل سے محروم کون؟

دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے حق اور باطل کو واضح کر لینے کے بعد اب یہ بتایا جا رہا ہے کہ بینا کون ہے اور نابینا کون؟ صاحب بصیرت کون ہے اور عقل سے محروم کون؟ چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام سے کئے گئے عہدوں کو پورا کرتے ہیں، وہی لوگ حق ہیں، انہی کے لئے کامیابی اور انہی کا ٹھکانہ جنت ہے اور جنہوں نے اللہ کے عہدوں کو پورا نہیں کیا، ان کے لئے برا انجام اور جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔ (آیت نمبر ۱۹-۲۵)

اور پھر آخر میں ایک اور دلیل کو ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو رزق کو جس کے لئے چاہتا ہے، کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے، اس پر رزق تنگ کر دیتا ہے، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے۔ (آیت نمبر ۲۶)

سورۂ ابراہیم
خلاصہ سورت

اس سورت میں گذشتہ سورتوں کے وقائع بیان کئے گئے ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے انعامات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، تاکہ ان کو سن کر لوگ راہ راست پر آجائیں۔

شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلان براءت

اس رکوع میں سب سے پہلے تو اس بات کا ذکر ہے کہ بروز قیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے، تو شیطان اپنے پیروکاروں سے اور ان کے تمام اعمال سے برأت کا اعلان کرے گا اور صاف لفظوں میں کہہ دے گا کہ میں تم سے جھوٹے وعدے کرتا رہا تھا، اب نہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اور نہ تم میری مدد کر سکتے ہو، اب تم جانو اور تمہارے اعمال۔

کلمۂ حق اور کلمۂ کفر

اس کے علاوہ دو مثالیں پیش کی گئی ہیں، جن کے ذریعے کلمۂ حق کی برکتوں اور کفر و شرک کی نحوست کو واضح کیا گیا ہے، چنانچہ کلمۂ حق کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو، جس کی جڑ مضبوطی سے قائم ہے اور اس کی ڈالیاں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں، یعنی جس طرح جس درخت کی جڑیں جس قدر تہہ تک گئی ہوئی ہوں اور مضبوط ہوں، اسی قدر اس میں پھل بھی لگتا ہے اور اس کی شاخیں بلند اور ہری بھری ہوتی ہیں، آندھیوں کے جھکڑ اس جو نقصان نہیں پہنچا سکتے، اسی طرح جس شخص کا ایمان جس قدر مضبوط ہوگا، اسی قدر اس کے اعمال صالحہ آسمان کی طرف بلند ہوں گے اور اس درخت کی طرح خلق خدا کے لئے مفید ہوگا اور شیطانی وسوسوں کی طغیانی اور مصائب و شدائد اس کے پائے استقامت میں تذبذب پیدا نہیں کر سکتے اور کفر و شرک کی مثال ایسی ہے، جیسے ناپاک اور گندا درخت ہو، جس میں نہ افادیت ہو اور نہ استحکام اور اس کو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ کے پھینک دیا جاتا ہو، اسی طرح جس کے دل میں ایمان راسخ نہ ہو، شک و نفاق اور وساوس نے گھیر رکھا ہو، اس کے بدن سے نکلنے والے اعمال بھی کوئی زیادہ مفید نہیں ہوتے اور مصائب و شدائد کے وقت ایمان بچانا مشکل ہو جاتا ہے۔ (آیت نمبر ۲۴-۲۶)

دین امن وامان اور رزق کی دعائیں

نسلوں کا دین پر برقرار رہنا اور امن و چین اور سکونی سے زندگی گذارنا اور بقدر ضرورت روزی کا بندوبست ہو جانا انسان کی بنیادی ضرورتیں ہیں، اس رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی انہی تین دعاؤں کا بیان ہے۔

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 14

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکرِ آخرت

دنیاوی عذاب کے نمونے

حضرت لوط علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیجے، ایک خوشخبری دے کر کہ آپ کو اولاد عطا کی جائے گی اور دوسری خبر یہ دی کہ آپ کی قوم پر عذاب اترنے والا ہے، گویا ایک امت بڑھانے آئے کہ آپ کو اولاد، یعنی: حضرت اسحاق علیہ السلام کی بشارت دی، جن کی اولاد سے اللہ تعالیٰ نے کثرت سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو پیدا کیا اور ایک امت کو ختم کرنے آئے۔ (آیت نمبر ۵۱-۷۹)

آپ ﷺ کے لئے تسلی اور ازالہ غم کا نسخہ

اور پھر آخر میں نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ غم نہ کریں، اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کے خلاف آپ کے حق میں کافی ہے۔ (آیت نمبر ۸۸-۹۶) اور غم دور کرنے کے لئے بطور علاج یہ حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی عبادت کرتے رہیں۔ (آیت نمبر ۸۹-۹۹)

سورۂ نحل

منکرین توحید کے امراض

(۱) یہ لوگ ناقدرے ہیں۔ (۲) یہ لوگ متکبر اور مغرور ہیں۔

(۳) جب ان سے وحی سے متعلق کچھ پوچھا جاتا ہے، تو اس وحی کو پہلوں کی کہانیاں قرار دیتے ہیں۔

شرک کی اقسام

(۱) ایک سے زیادہ معبود ٹھہرانا۔ (۲) اپنی حاجتوں اور مصیبتوں میں غیر اللہ کی پناہ ڈھونڈنا۔ (۳) اپنے کھیتوں، مویشیوں اور تجارت وغیرہ میں غیر اللہ کے لئے نیازات ماننا۔ (۴) فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دینا۔ (آیت نمبر ۵۱-۵۸)

شہد کی مکھی انسانوں کے لئے نمونہ عبرت ہے

اور پھر یہ بتایا کہ جس طرح شہد کی مکھی الہام پر عمل کرتے ہوئے شہد دیتی ہے، جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے، کس صنعت گری کے ساتھ اپنا چھتہ بناتی ہیں اور مفید پھلوں اور پھولوں سے رس چوس چوس کر انسان کے لئے ذخیرہ کرتی ہیں، اسی طرح انسان کو بھی چاہیے کہ وہ وحی الٰہی پر عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سمیٹے۔

(آیت نمبر ۶۸، ۶۹)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق چھ احکام

جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

(۱) عدل (۲) احسان (۳) صلہ رحمی۔ وہ کام جن سے منع کیا گیا: (۱) کھلی بے حیائی (۲) برائی (۳) سرکشی۔

عہد کی پاسداری نہ کرنے کے اسباب

(۱) چڑھتی ہوئی پارٹی کو دیکھ کر قصداً و عمداً معاہدہ توڑنا۔ (آیت نمبر ۹۱، ۹۲) (۲) پیسہ لینے کے لئے پارٹی توڑنا۔ (آیت نمبر ۹۵)

حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو

ان آیات میں حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں میں سے کھاؤ اور حلال کو حلال رہنے دو اور جسے حرام قرار دیا ہے، تو بس اسے حرام ہی رہنے دو، اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کے احکام مین دخل انداز کر کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال مت کرو، ورنہ بہت بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے۔

(آیت نمبر ۱۱۵-۱۱۷)

سورۂ اسراء

اس سورت میں دو باتوں کا ذکر ہے، ایک اللہ کی وحدانیت اور دوسرا نبی اکرم ﷺ کا معجزہ اسراء، اس لئے اس کی آیات بھی دو قسم کی ہیں۔

ایک آیات توحید اور دوسری آیات معجزہ۔

اسراء و معراج کی ابتداء

اس واقعے کی ابتداء ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہوئی اور یہ سفر براق پر تھا جس کی برق رفتاری عجیب تھی۔ یہاں آیت کریمہ میں مسجد اقصیٰ تک جانا مذکور ہے، آگے جانا مذکور نہیں، البتہ احادیث میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ مسجد اقصیٰ کے اندر تشریف لے گئے اور وہاں انبیاء کرام علیہم السلام کے امام بنے۔

لفظ ''عبد'' کا مصداق

آیت میں لفظ ''عبد'' مذکور ہے اور عبد کا مصداق مجموعہ روح و جسد ہوتا ہے، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ معراج جسمانی تھی۔

بخت نصر کا یہود پر مسلط ہونا

بنی اسرائیل پر پہلی بار ان کے معاصی میں منہمک ہوجانے کی وجہ سے بخت نصر کو مسلط کیا گیا، جس نے اس قدر کشت و خون اور قتل و غارت گری کی کہ پورے شہر میں آگ لگادی اور اس کو میدان کر دیا جس کے بعد یہود جلاوطن ہو کر ستر سال تک نہایت ذلت و خواری کے ساتھ ''بابل'' میں رہے۔

شاہ طیطلس کا یہود پر مسلط ہونا

پھر جب شاہ بابل کا شاہ ایران کے ہاتھوں استیصال ہوا، تو شاہ ایران نے یہودیوں پر رحم کھاتے ہوئے انہیں واپس شام بھیج دیا اور نئے سرے سے شہر کی تعمیر بھی کر دی، جس کے بعد ایک وقت تک یہود کی شرارتیں کم ہوگئیں، مگر کچھ عرصے بعد یہود نے پھر شرارتیں شروع کر دیں، اس بار ان پر شاہ روم طیطلس کو مسلط کیا گیا، جو نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی اور اس نے پھر شہر کی وہی حالت کر دی جو بخت نصر نے کی تھی اور شہر کداء بیت المقدس کو بالکل ویران کر دیا۔

دن اور رات کی پیدائش میں کیا حکمت ہے؟

(۱) تاکہ تم دن کی روشنی میں اپنے معاش کے لئے کوشش کرو۔

(۲) تاکہ دنوں کے اختلاف اور دنوں کے چھوٹے بڑے ہونے کا حساب لگا سکو۔ (آیت نمبر ۱۲)

کامیابی کے لئے تین شرطیں

(۱) تصحیح نیت

(۲) تصحیح عمل

(۳) تصحیح عقیدہ۔ (آیت نمبر ۱۹)

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 15

صفحہ نمبر 2

مسلم معاشرے کو مہذب بنانے والے چودہ اصول

(۱) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (۲) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ (۳) رشتہ دارں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو۔ (۴) کنجوسی کرو نہ فضول خرچی، بلکہ اعتدال کی راہ اختیار کرو۔ (۵) اگر کسی کی حاجت پوری نہ کرسکو، تو نرمی سے جواب دو۔ (۶) زنا کے قریب تک نہ پھٹکو۔ (۷) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ (۸) فضول خرچی نہ کرو۔ (۹) بغیر شرعی جواز کے کسی کو قتل نہ کرو۔ (۱۰) شرعی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے یتیم کے مال کے پاس نہ پھٹکو۔ (۱۱) قول و قرار کی پابندی کرو۔ (۱۲) ناپ تول میں کمی بیشی ہرگز نہ کرو۔ (۱۳) جس بات کا تمہیں علم نہیں، اس بات کے پیچھے نہ پڑو۔ (۱۴) غرور اور تکبر کی چال نہ چلو۔

کافروں کے لئے صرف دنیا میں اعزاز ہے

کافروں کے لئے بحیثیت انسان صرف اور صرف دنیا میں اعزاز اور تکرم ہے، نا کہ آخرت میں، اس لئے اے نبی ﷺ! آپ ان کا کوئی بھی مطالبہ تسلیم نہ کریں۔

سورۂ کہف
اصحاب کہف کی حفاظت کے ذرائع

(۱) نیند کی حالت میں بھی ایسا لگتا تھا کہ جیسے جاگ رہے ہوں۔ (۲) ان کی کروٹیں بدلتے رہے۔ (۳) چوکھٹ پر ان کے کتے کو پاؤں پھیلائے محافظ مقرر کیا گیا۔ (۴) اگر ان پر کوئی جھانکتا، تو ڈر کر الٹے پاؤں بھاگتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہتے ہیں کہ لوگ نہ ہوں تو وہاں ہیبت ڈال دیتے ہیں، جیسا کہ مردے سے فطری ہیبت جھلکتی ہے، تا کہ اسے کوئی نہ رکھے اور بتایا کہ وہ قیام کی مدت کے بارے میں بے خبر تھے۔ (آیت نمبر ۱۸،۱۹)

آئندہ کام کے لئے انشاء اللہ کہیں

آپ جب بھی کسی کام کے کرنے، یا ہونے کا کہیں، تو اس کے ساتھ ''ان شاء اللہ'' ضرور کہہ دیا کریں۔ (آیت نمبر ۲۳-۲۶)

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 16

صفحہ نمبر 1

کشتی کو عیب دار کرنے ، بچے کو قتل کرنے اور دیوار کی اصلاح کرنے کی حکمت

(۱) حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑنے کی وجہ یہ بیان کی کہ آگے ایک بادشاہ ہے جو صحیح سالم کشتی کو چھین لیتا ہے، اس لئے میں نے اس کو عیب دار بنا کر مالکان کشتی پر احسان کیا ہے۔(۲) لڑکے کو قتل کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ اس نے بڑے ہو کر نافرمان بننا تھا، کفر میں مبتلا ہو کر والدین کے لئے فتنہ بنے گا اور اس کی محبت میں اس کے والدین بھی اللہ کے نافرمان بن جاتے اور ایمان خطرے میں پڑ جاتا۔(۳) دیوار اس لئے درست کی، کیونکہ اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا خزانہ مدفون تھا، اگر دیوار گر جاتی تو خزانہ دب جاتا، ان بچوں کا والد نیک صالح آدمی تھا، اس کی نیکی کی رعایت کرتے ہوئے خزانے کو بچایا گیا۔ اور پھر بتایا "وما فعلته عن امری" کہ یہ سب میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا، بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔

قصۂ ذوالقرنین

یہاں ذوالقرنین کے واقعہ کا بیان ہے، ذوالقرنین نے مشرق ومغرب کے علاقوں کو فتح کیا اور اسلامی حکومت قائم کی غرض پوری دنیا کی حکمرانی اللہ نے عطا کی، مگر اس کے باوجود بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوئے۔

سورۂ مریم

آدابِ دعا

وہ آداب جن کو حضرت زکریا علیہ السلام نے ملحوظ رکھا درج ذیل ہیں: (۱) آہستہ آواز سے پکارا۔(۲) اپنی بے بسی اور کمزوری کا اظہار کیا۔(۳) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے۔(۴) اولاد کو خدمتِ دین پر مامور کرنے کا عزم کیا۔

شرفِ قبولیت

اللہ نے فقید المثال بیٹے کی بشارت دی جو ان صفات کا حامل تھا: (۱) نام اللہ نے خود رکھا۔(۲) بچپن ہی سے نبوّت عطاء کی گئی۔(۳) انتہائی نرم دل (۴) انتہائی پاکباز (۵) تقوی دار (۶) والدین کا فرمانبردار (۷) پیدائش سے لیکر موت تک سلامتی والا (۸) قیامت کے دن بھی سلامتی ہوگی۔

اس واقعہ میں بڑا سبق یہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی طرح آداب کی رعایت رکھتے ہوئے دعا مانگو، اللہ ایسا ہی نیک اور فرمانبردار بیٹا عطا فرمائے گا۔

پیدائش کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تقریر

جب قوم کے لوگوں نے تہمت باندھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو کہ اپنی والدہ کی گود میں تھے) بول پڑے اور قوم کے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور نبوّت عطا فرمائی اور بابرکت بنایا اور نماز وزکوٰۃ کا حکم دیا اور والدہ کا فرمانبردار بنایا۔"

اس واقعہ میں نصاریٰ کے عقیدے کا رد ہے کہ حضرت مریم جو تکالیف ومصائب کا شکار رہیں، جن کو حضرت زکریا علیہ السلام کی تربیت کی ضرورت پڑی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو معجزانہ طور پر پیدا ہوئے، یہ دونوں کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں؟

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 16

انبیاء کرام اور ان کی اقوام کا تذکرہ

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، اور حضرت نوح علیہ السلام کی نبوّتوں اور رسالتوں کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان حضرات کی اقوام میں بعض نے احکامِ الٰہی کو پامال کیا جس کے نتیجے میں جہنم کے مستحق قرار پائے۔

سورہ طٰہٰ

نزول قرآن کا مقصد

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کے نزول کا مقصد نصیحت ہے اور یہ اس اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور وہ ظاہر و پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے، نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور معجزوں کا بیان ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر احسان الٰہی

موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ انھوں نے اللہ سے شرح صدر اور نبوّت کے معاملات میں آسانی کی دعائیں کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر احسانِ الٰہی کا تذکرہ ہے کہ اللہ نے فرعون کے گھر میں پالا اور پھر نبوّت عطا فرمائی اور فرعون کے ہر شر و فتنے سے محفوظ رکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور کی طرف جانا

اس رکوع میں یہ بیان فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو جب آزادی ملی، تو اللہ نے کتاب دینے کے لیے طور پر بلایا، پیچھے حضرت ہارون علیہ السلام کو قوم پر امیر مقرر کیا، لیکن جب قوم کو فرصت ملی اور سختیاں فرعون والی ختم ہوئیں، تو گمراہی میں مبتلا ہو گئے، حضرت ہارون علیہ السلام نے ہر ممکن سمجھایا، مگر وہ مسلسل سرکشی میں مبتلا ہوتی چلی گئی اور ایک خود ساختہ بچھڑے کی پوجا پاٹ کرنا شروع کر دی، حضرت موسیٰ علیہ السلام جب واپس آئے، تو بیحد ناراض ہوئے اور ڈانٹ ڈپٹ کی، اس کے بعد اس بچھڑے کو نذرِ آتش کر دیا۔

نبی اکرم ﷺ کو تسلی

اس رکوع میں نبی ﷺ کے لئے تسلی کا بیان ہے کہ ان لوگوں کی سرکشی پر آپ صبر کریں، اگر ان کی موت کا اور عذاب کا ایک وقت مقرر نہ ہوتا، تو کب کے یہ ہلاک ہو چکے ہوتے۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

پارہ نمبر 17

سورۂ انبیاء
گذشتہ تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیئے

سب سے پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتے، تو گذشتہ امتوں کی تاریخ کی ورق گردانی کرو اور دیکھو کہ کتنی قومیں اسی انکار پر ہلاک کردی گئیں۔ (آیت نمبر ۱۱)

الٰہ صرف ایک ہو سکتا ہے

اور پھر تیسری عقلی دلیل بیان کی گئی کہ اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی معبود بھی ہوتا تو فساد برپا ہو جاتا، کائنات کا نظام نہیں چل سکتا، جو ایک چاہے گا، دوسرا اس کے خلاف چاہے گا، ایک کا ارادہ پورا ہوگا تو دوسرے کا نہیں تو جس کا ارادہ پورا نہیں ہوگا وہ مغلوب ہو جائے گا اور وہ الٰہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (آیت نمبر ۲۲)

مشرکین کے اعتراضات کا اعادہ اور جواب

اس کے بعد مشرکین کے گزشتہ اعتراض ثالث کا اعادہ کیا گیا ہے، ان لوگوں کا سوال یہ تھا کہ نبی اور موت میں منافات ہے، نبی پر موت نہیں آتی، جبکہ آپ (ﷺ) پر موت آنی ہے، اس لئے آپ نبی نہیں؟ جواب دیا گیا کہ ہم نے کسی بھی بشر کے لئے، خواہ وہ نبی یا رسول ہی کیوں نہ ہو، اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے رہنا مقدر نہیں کیا اور اگر تمہارا مقصد نبی کی موت سے دل کو ٹھنڈک پہنچانا ہے، تو یاد رکھو موت تم سب کو بھی آنی ہے۔ (آیت نمبر ۳۴)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کو دعوت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اسی بات کی دعوت دی کہ غائبانہ حاجات میں ان مورتیوں کو مت پکارو، بلکہ اس معبود حقیقی کو پکارو، جو زمین و آسمان کا خالق ہے، مگر قوم نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اگر یہ مورتیاں معبود نہ ہوتیں، تو ہمارے آباء ان کی عبادت نہ کرتے۔

کمالات خاصہ حضرت داؤد علیہ السلام

(۱) انتہائی خوبصورت آواز (۲) جب آپ تلاوت کرتے، یا تسبیح پڑھتے، تو تمام چرند پرند اور پہاڑ بھی آپ کیساتھ تلاوت اور تسبیحات پڑھتے۔
(۳) اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے لوہے کو موم بنا دیا تھا۔

کمالات خاصہ حضرت سلیمان علیہ السلام

(۱) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا تھا۔ (۲) اسی طرح جنات کو بھی آپ کے لئے مسخر کر دیا تھا۔ (۳) پرندوں کی بولی کی سمجھ بھی آپ کو عطا کی گئی تھی۔ (۴) فیصلہ کرنے کی بہت اعلیٰ قوت عطا فرمائی۔

یاجوج ماجوج کا تعارف

یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں اور دونوں ہی کافر قومیں ہیں اور دجال کے قتل کے بعد ان قوموں کا خروج ہوگا، یہ لوگ پوری کائنات کو ختم کر دیں گے، جس جگہ سے بھی گزریں گے، اسے ویران کر دیں گے، جس پانی پر سے ان کا گزر ہوگا، اسے ختم کر دیں گے، یہاں تک کہ بعد میں آنے والے یہ سمجھیں گے کہ یہاں کبھی پانی تھا ہی نہیں، پوری کائنات کو ختم کرنے کے بعد یہ لوگ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے، یہ تیر واپسی میں خون آلود ہوں گے اور یہ سمجھیں گے کہ ہم نے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کو بھی قتل کر دیا ہے، پھر ایک وبا ان میں پھیل جائے گی، جس سے ان کی گردنوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اور بالآخر یہ لوگ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ یہ دور مسلمانوں پر انتہائی سخت دور ہوگا۔ (آیت نمبر ۹۶)

امت محمدیہ اور زمین کی خلافت

اس کے بعد یہ پیشن گوئی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اہل حق خلافت کریں گے، جب ساری امتیں ناکام ہو جائیں گی، تب امت محمدیہ اس نظام کو چلائے گی اور زمین کی وارث ہوگی، لیکن شرط یہ ہے کہ بندے میرے ہوں اور صالح ہوں۔ (آیت نمبر ۱۰۵)

سورۂ حج

قیامت کی ہولناکی

اس رکوع میں قیامت کا اثبات اور اس کی ہولناکی کا تذکرہ ہے کہ قیامت کی شدت کا عالم یہ ہوگا کہ جو جو عورتیں اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی ہوں گی تو وہ دودھ پلانا بھول جائیں گی اور اسی طرح حاملہ عورتوں کو وضع حمل ہو جائے گا اور ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ (آیت نمبر ۱،۲)

حج سے متعلق چند احکام

اور حج سے متعلق درج ذیل احکام بیان فرمائے: (۱) حج کی تاریخوں (۱۰ سے ۱۲ ذی الحجہ) میں اللہ تعالیٰ کا خوب خوب ذکر کرو۔

(۲) اللہ کے نام کی قربانی کرو۔ (۳) قربانی کے بعد اپنی میل کچیل دور کرو۔ (۴) بیت اللہ کا طواف کرو۔

(۵) احرام کی حالت میں شکار نہ کرو۔ (آیت نمبر ۲۶-۲۹)

اس کے بعد شعائر اللہ میں سے قربانی کا بیان ہے اور اس کی تعظیم کا حکم دیا ہے اور نیازات غیر اللہ سے مکمل اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔ (آیت نمبر ۳۰-۳۲)

عجز معبودان باطلہ

رکوع کی ابتداء میں ایک مثال پیش کر کے مشرکین کے معبودان باطلہ کے عجز کا اظہار کیا گیا ہے کہ ان کے معبودوں کا حال یہ ہے کہ سب مل کر بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے، اور پھر پیدا کرنا تو دور کی بات ہے، یہ تو اتنے عاجز ہیں کہ اگر مکھی ان سے کچھ اچک بھی لے، تو یہ اس مکھی سے کچھ نہیں چھڑا سکتے، مگر یہ لوگ ہیں کہ کچھ نہیں سمجھتے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کو پکار کر اللہ تعالیٰ کی ناقدری کرتے ہیں۔ (آیت نمبر ۷۳،۷۴)

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

سورۃ مؤمنون

کامیاب مسلمان کی صفات

(۱) نماز خشوع اختیار کرنا (۲) لغویات سے بچنا (۳) اموال کی زکوۃ ادا کرنا اور تزکیہ نفس کرنا (۴) شرمگاہوں کی حفاظت کرنا (۵) امانتوں کی پاسداری کرنا (۶) وعدوں کو پورا کرنا (۷) نمازوں کی حفاظت کرنا یہی لوگ درحقیقت جنت کے وارث ہیں۔ (آیت نمبر۱-۹)

امم سابقہ کا اجتماعی دین میں تفرقہ ڈالنا

ابتداءً شرک فعلی کی نفی کی گئی ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اقوام کو غیر اللہ کے نام کی نذر و نیازات کرنے اور کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے اور سب کے سب انبیاء علیہم السلام کا یہی دین اسلام تھا، مگر لوگوں نے اس ایک اجتماعی دین میں تفریق ڈال دی اور اب ہر ایک اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے اور اسی کو حق سمجھتا ہے۔

(آیت نمبر۵۱-۵۳)

مؤمنین کی صفات

اس کے بعد مؤمنوں کی چند صفات کا بیان ہے۔ (۱) ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی ہیبت ہوتی ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ (۳) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ (۴) جس قدر ہوسکتا ہے، اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (۵) نیک اعمال کرنے کے باوجود ان کے دلوں میں اعمال کے بارگاہ الٰہی میں قبول ہونے اور نہ ہونے کا خوف رہتا ہے۔ (۶) نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔

جہنم کی سختی کا بیان

کافروں کو دیئے جانے والے عذاب کی سختی کا بیان ہے کہ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جلا کر راکھ کردے گی اور یہ بدشکل ہوں گے۔ (آیت نمبر۱۰۳-۱۰۸) ترمذی شریف میں ایک روایت ہے کہ جہنمیوں کا اوپر والا ہونٹ سر تک اور نیچے والا ہونٹ سینے تک ہوگا۔ (أو کما قال علیه السلام)

سورۃ نور

غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کی سزا

غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کو ۱۰۰، ۱۰۰ کوڑے مارے جائیں اور ساتھ ساتھ اس کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ ان کو سزا دیتے وقت ترس مت کھاؤ اور سزا کے وقت کچھ مؤمن بھی حاضر ہوں تاکہ سب کو عبرت ہو۔

زنا کی تہمت لگانے والے کی سزا

اگر کوئی مؤمن مرد یا مؤمنہ عورت پر زنا کی تہمت لگائے، تو اس شخص سے چار گواہ طلب کرو، اگر گواہ نہ لائے تو اسے ۸۰ کوڑے مارے جائیں اور آئندہ کبھی بھی اس کی گواہی قبول نہ کی جائے۔

اگر شوہر بیوی پر تہمت زنا لگائے تو

اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس گواہ بھی نہ ہوں، تو پھر دونوں کے درمیان لعان ہوگا، جس کی صورت یہ ہوگی کہ دونوں اپنی اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے چار چار قسمیں کھائیں گے، پھر عدالت فسخ نکاح کا حکم جاری کر دے گا۔

واقعہ افک اور قانون حجاب

واقعہ افک (جس میں ابن ابی بن سلول نے ایک سازش کے تحت سیدہ، طاہرہ، مطہرہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی اور مسلمانوں کا بھی ایک گروہ سادگی کہ وجہ سے اس سازش کا شکار ہو گیا تھا، لیکن اللہ تعالی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں براءت کا اعلان کیا) اور قانون حجاب سے متعلق تمہید کا بیان ہے۔

اصلاح معاشرے سے متعلق چند ضروری احکام

(۱) کسی کے گھر بغیر اجازت کے داخل نہیں ہونا چاہیے۔ (۲) مسلمان مرد اپنی نگاہوں کی اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (۳) اسی طرح مسلمان عورتیں بھی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے پورے جسم اور بدن کا پردہ کریں۔ (۴) تم میں جو یتیم لڑکے اور لڑکیاں ہوں، تو ان کے مناسب رشتے دیکھ کر ان کے نکاح کرا دو اس طرح دیگر جو مرد و خواتین بے نکاح کے ہوں ان کے نکاح کرا دو تا کہ معاشرہ میں بگاڑ اور فحاشی پیدا نہ ہو۔ (آیت نمبر ۲۷-۳۳)

اصلاح معاشرہ سے متعلق چند قوانین

(۱) تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں تمہارے نابالغ بچے بھی اور تمہارے غلام بھی بغیر اجازت کے اندر کمروں میں داخل نہ ہوا کریں:

(۱) فجر سے پہلے (۲) قیلولے کے وقت (۳) عشاء کے بعد

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

پارہ نمبر 19

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکرِ آخرت

حضور اکرم ﷺ کا امت سے شکوہ

اس کے بعد کافروں کے خلاف آپ ﷺ کی گواہی اور شہادت کا بیان ہے کہ قیامت والے دن آپ ﷺ کافروں کے خلاف گواہی دیں گے کہ انہوں نے قرآن پاک کو پس پشت ڈال رکھا تھا۔ یہ مفہوم اس وقت ہے جب کہ اس آیت کو خاص کافروں سے متعلق قرار دیا جائے، اور اگر اس آیت کو عام لیا جائے، تو پھر یہ شکوہ ان مسلمانوں سے بھی ہوگا، جو قرآن کریم بالکل نہیں پڑھتے، یا پڑھتے تو ہیں، مگر اس کے مضامین میں غور نہیں کرتے، اور یا پھر عمل نہیں کرتے۔ (آیت نمبر ۳۰)

طریقہ تبلیغ

آپ ﷺ کو تبلیغ کا طریقہ سکھایا گیا ہے کہ آپ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مختلف نشانیاں یاد دلاتے رہیں اور ان سے کہیں کہ میں تم سے نہ مال کا مطالبہ کرتا ہوں اور نہ ہی جاہ کا، میرا تو صرف اتنا مطالبہ ہے کہ تم لوگ صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرلو اور توحید کا راستہ اختیار کرو۔ (آیت نمبر ۴۵-۵۷)

اللہ کے مقبول بندے

(۱) متواضع لوگ، جو اپنے نفس کے لئے کسی سے بھی بدلہ نہیں لیتے۔ (۲) جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ (۳) جو باوجود نیکیوں کے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ (۴) جو نہ شرک کرتے ہیں، نا کسی کا ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ ہی زنا کرتے ہیں۔ (۵) جو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے اعتدال کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔ (۶) جو شرکیہ مجالس میں حاضر نہیں ہوتے۔ (۷) وہ کہ جن کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جائیں، تو ان میں غور کرتے ہیں۔ (۸) جو اپنے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔

سورۂ شعراء

(۱) آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان (۲) منکرین پر زجر (۳) تخویفات دنیویہ اور اخرویہ (۴) مشرکین کے دو شبہات کا ازالہ

تعلیمات الٰہیہ

(۱) صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ (۲) سب سے پہلے قریبی رشتہ داروں کو دین کی دعوت دیں۔ (۳) اپنے متبعین کے ساتھ نرمی اور عاجزی کے ساتھ پیش آنا ہے۔ (۴) اگر آپ کی نافرمانی کریں، تو ان سے براءت کا اعلان کریں۔ (۵) براءت کا اعلان کرنے کے بعد ان سے خود کا خوف نہیں کرنا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر کامل بھروسہ رکھنا۔ (آیت نمبر ۲۲۴، ۲۲۵)

سورۂ نمل

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ٹکراؤ۔ (۲) حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا واقعہ۔ (۳) حضرت صالح علیہ السلام کا واقعہ۔ (۴) حضرت لوط علیہ السلام کا واقعہ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی

ایک موقعہ پر جب آپ اپنے لشکر کے ساتھ ایک وادی سے گزر رہے تھے تو ایک چیونٹی (جو اپنی ساتھیوں کے ساتھ اپنے کاموں میں مصروف تھی) نے اپنی ساتھی چیونٹیوں سے کہا کہ سلیمان اور اس کا لشکر آ رہا ہے، تم سب اپنی اپنی بلوں میں چلی جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ نادانستہ تم سب کو کچل کر رکھ دیں۔ چیونٹی کی اس بات کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام تک پہنچا دیا، حضرت سلیمان علی علیہ السلام نے اس چیونٹی سے پوچھا کہ کیا تم نہیں جانتی کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور نبی ظالم نہیں ہوا کرتا؟ تو چیونٹی نے جواب دیا کہ جانتی ہوں، تبھی تو میں نے یہ کہا تھا کہ کہیں نادانستہ طور پر ایسا نہ ہو جائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹی کا لاجواب جواب سن کر ہنس پڑے۔

عقیدۂ توحید اور قیامت کی ہولنا کیوں سے چھٹکارا

اس رکوع میں قیامت کی مصیبتوں سے بچنے کے لئے عقیدہ توحید کی طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے بنو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھراؤ، اسی سے تم قیامت کے دن کی ہولنا کیوں سے بچ سکتے ہو۔ نیز یہاں اس رکوع میں پہلی صور کا بھی تذکرہ ہے۔

(آیت نمبر ۸۷)

اللہ تعالیٰ کے پانچ وعدے

(۱) ہم کمزوروں یعنی بنی اسرائیل پر احسان کرنا چاہتے ہیں (۲) ہم ان کو مذہبی قوت دینا چاہتے ہیں (۳) ہم انہیں وارث بنانا چاہتے ہیں (۴) ہم ان کو زمین میں خلافت دینا چاہتے ہیں (۵) ہم ان کے دشمن فرعون کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش اور حفاظت

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی بالکل ابتدائی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ انہوں نے فرعون کے گھر میں پرورش پائی اور دودھ پلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کا انتظام فرمایا اور یوں حضرت موسیٰ علیہ السلام محفوظ بھی ہوئے اور والدہ کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کا ملنا

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات ملنے کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی بصیرت، ہدایت اور رحمت کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات عنایت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت محمد ﷺ کی صداقت پر شواہد قائم کئے گئے ہیں، جن کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ گذشتہ امتوں اور گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کے احوال کو بیان کرنے میں بالکل سچے ہیں، کیونکہ یہ سب باتیں آپ کو وحی کے ذریعے معلوم ہوئی ہیں اور وحی سے معلوم ہونے والی ہر خبر سچی ہے۔

مؤمن اہل کتاب کی صفات

(۱) دونوں شریعتوں پر استقامت کے ساتھ رہے۔ (۲) برائیوں کو اچھائیوں کے ذریعے ختم کیا۔ (۳) اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (۴) شرک اور ہر قسم کی لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ (۵) بے سمجھ اور جاہل قسم کے لوگوں سے نہیں الجھتے۔

قارون کو نصیحت

قارون کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام ملا

(۱) اترایا نہ کرو اس لئے کہ اترانے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا (۲) اللہ نے جو مال دیا اس کے ذریعے آخرت کی بھلائی حاصل کرو (۳) اور سارا مال بھی نہ خرچ کرو بلکہ اس دنیا میں رہنے کے لئے اپنا حصہ بھی رکھو (۴) جس طرح اللہ نے آپ پر احسان کیا ہے آپ بھی لوگوں پر احسان کریں (۵) زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

سورۂ عنکبوت

والدین کی اطاعت کا حکم

اس کے بعد والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے، لیکن اگر والدین شرک کرنے کا کہیں، تو اس بات میں ان کی اطاعت نہ کی جائے۔

حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اقوام کی نافرمانی

اس رکوع میں سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے مسلسل نو سو پچاس سال اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، اس راہ کے مصائب برداشت کیے، مگر اس کے باوجود قوم نہ مانی اور بالآخر طوفان کے ذریعے ہلاک کر دی گئی۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محنت اور دعوت و تبلیغ کا بیان ہے کہ انہوں نے قوم کو شرک چھوڑنے کا کہا، مختلف طریقوں سے شرک کی مذمت کی اور بہت سے عقلی دلائل کے ذریعے قوم کو سمجھایا۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 21

نماز کن امور پر مشتمل ہوتی ہے؟

نماز تین چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے: (۱) اخلاص (۲) اللہ کا خوف (۳) اللہ کا ذکر (آیت نمبر ۴۵-۴۷)

مہاجرین کے لئے بشارت

ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی معیت اور رضا کی بشارت سنائی گئی ہے۔ (آیت نمبر ۶۴-۶۹)

سورۂ روم

جب ہجرت اور جہاد کی تیاری مکمل ہوگئی تو اب اللہ کی طرف سے دو خوشخبریاں ہیں:

(۱) رومی عن قریب فاسر پر غالب آئیں گے۔ (۲) اسی دن اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی مشرکین مکہ پر غلبہ عطا کرے گا۔

چار پیشن گوئیاں

(۱) روم کے فارس پر غلبہ کا اعلان (۲) یہ غلبہ چند سالوں میں ہوگا (۳) مسلمان کے لئے مشرکین مکہ پر غلبہ کی بشارت (۴) روم کو فارس پر اور مسلمانوں کو مشرکین مکہ پر غلبہ اللہ تعالیٰ ایک ہی دن عطا کرے گا۔ چنانچہ ۹ سال کا عرصہ بھی نہ گزرا تھا کہ ان تمام پیشن گوئیوں کا وقوع ہوگیا۔ (آیت نمبر ۱-۷) اس کے بعد مشرکوں کو گذشتہ اقوام سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (آیت نمبر ۸-۱۰)

اہل حق کے غلبہ کے لئے آٹھ اصول

(۱) دین پر مضبوطی سے قائم رہو۔ (آیت نمبر ۳۰) (۲) اللہ کی طرف رجوع رہو۔ (۳) تقویٰ اختیار کرو۔ (۴) نماز قائم کرو۔ (۵) مشرکین سے ہر اعتبار سے جدا رہو۔ (آیت نمبر ۳۱) (۶) رشتہ داروں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ (۷) فقراء اور مساکین کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو۔ (۸) مسافروں اور مہمانوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو۔ (آیت نمبر ۳۸)

نصائح لقمان علیہ السلام

(۱) اللہ کے شکر گزار بندے بنو۔ (۲) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھرانا، کیونکہ شرک ایک ایسا قبیح عمل ہے جو مخلوق کو خالق کے برابر لا کھڑا کرتا ہے اور یہ خود پر ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ (۳) والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ (۴) اور اگر والدین شرک پر مجبور کریں، تو اس میں ان کی اطاعت نہ کرنا، اگرچہ پرورش کرنے کی وجہ سے ان کے بہت سے حقوق ہیں۔ (۵) دین کے معاملے میں ہمیشہ مؤمن اور مؤحد لوگوں کی اتباع کرنا۔ (۶) کوئی بھی عمل کرتے وقت یہ بات تمہارے پیش نظر ہونی چاہیے کہ عمل چاہیے کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہوں، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسے حاضر کریں گے۔ (۷) نمازوں کو قائم رکھنا۔ (۸) نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا (۹) مصائب پر صبر کرنا۔ (۱۰) تکبر مت کرنا۔ (۱۱) اپنی چال درمیانی رکھنا۔ (۱۲) اپنی آواز پست رکھنا۔

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 21

صفحہ نمبر 2

سورۂ سجدہ

خلاصہ سورت

اس سورت کے مرکزی مضمون دو ہیں: (۱) مسئلہ توحید (۲) اثبات قیامت

سورۂ احزاب

آپ ﷺ اور ازواج مطہرات کی حرمت سب پر مقدم ہے

آخر میں مسلمانوں سے خطاب ہے کہ اے مؤمنو! اب جب کہ نبی کریم ﷺ نے پرانی رسموں کو توڑ ڈالا ہے، تو اب منافق لوگ مخالفت کریں گے، لہٰذا تم نبی کریم ﷺ اور ازواج مطہرات کی بے حرمتی نہ ہونے دینا۔

غزوۂ خندق کا بیان

وہ انعام غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد و نصرت ہے۔ اس غزوہ کو ''غزوۂ خندق'' بھی کہتے ہیں، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے مدینہ کے اردگرد خندق کھدوائی گئی تھی، مسلمان اس غزوہ میں تین ہزار تھے اور کافر دس سے پندرہ ہزار کے درمیان تھے، یہ جنگ ۴ یا ۵ ہجری میں ہوئی تھی، اس غزوہ میں تقریباً ۷۰ کے قریب منافق بھی شریک تھے، جو کفار کے عظیم لشکر کو دیکھنے کے بعد مسلمانوں سے طرح طرح کی باتیں کر کے انہیں پست کرنا چاہتے تھے۔

منافقوں کا مکروہ کردار

یہاں ان منافقوں کے تین اقوال مذکور ہیں: (۱) اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے مدد کا جھوٹا وعدہ کیا ہے۔ (۲) مدینہ والوں سے کہنے لگے کہ بہتری اسی میں ہے کہ واپس لوٹ چلو۔ (۳) آپ ﷺ سے کہنے لگے کہ ہمیں واپس جانے کی اجازت دیں، ہمارے گھر وں میں کوئی نہیں، جبکہ یہ سب جھوٹ تھا، کیونکہ گھروں میں بچے اور بوڑھے مرد موجود تھے۔ (آیت نمبر ۹-۱۳) اس کے بعد منافقوں کی چند برائیوں کا ذکر ہے۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

مسلمانوں سے خطاب

سب سے پہلے مسلمان مردوں اور عورتوں کو خطاب ہے کہ وہ اپنے اندر درج ذیل صفات پیدا کریں:

(۱) خود کو ظاہری احکام شرعیہ کا پابند کریں۔(۲) عقائد درست کریں۔(۳) اطاعت گزار بنیں۔(۴) نیت، قول، اور عمل کی صفائی ہو۔(۵) طاعات اور مصائب پر صبر کریں۔(۶) عاجزی پیدا کریں۔(۷) صدقات وخیرات کا اہتمام کریں۔(۸) روزوں کا اہتمام کریں۔(۹) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اللہ تعالیٰ کا خوب خوب ذکر کریں۔

آپ ﷺ کی صفات

(۱) آپ حق کی گواہی دینے والے ہیں۔(۲) طاعات پر اجر کی بشارت دینے والے ہیں۔(۳) گناہوں پر عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔(۴) اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔(۵) ہدایت کا چمکتا ہوا چراغ ہیں۔(آیت نمبر ۴۱-۴۶)

مسلمانوں کو آداب کی تعلیم

(۱) بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو۔(۲) جب کسی دعوت اور ولیمہ وغیرہ میں بلائے جاؤ، تو وہاں ضرورت سے زیادہ نہ بیٹھو۔(۳) وقت مقررہ کا خیال رکھنا چاہئے، وقت سے پہلے پہنچ کر کھانے کے انتظار میں نہ بیٹھیں۔(۴) کھانے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کاموں میں منتشر ہو جائیں، ایسا جم کر نہ بیٹھیں کہ جس سے میزبان کو تکلیف ہو۔(۵) عام عورتوں کے لئے تو قانون یہ ہے کہ جب وہ برقعہ پہن کر آئیں، تو ضرورت کے وقت ان سے بات کر سکتے ہیں، لیکن ازواج مطہرات کے لئے قانون یہ ہے کہ جب ان سے بات کی ضرورت پیش آئے، تو دیوار کے پیچھے سے بات کرنی ہوگی۔(۶) عورتوں پر اپنے والدین، اپنی اولاد، بھائیوں، بھانجوں، بھتیجوں، مسلمان عورتوں اور اسی طرح باندیوں سے پردہ نہیں۔(۷) مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھا کریں۔

سورۂ سبا

اس سورت کا مرکزی مضمون شفاعت قہریہ (زبردستی سفارش) کی نفی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی زبردستی سفارش کرنے والا نہیں۔ اس مضمون اور دعوی کو ۶ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور اصل مضمون سے متعلق چار شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ پہلا شبہ حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق ہے، دوسرا شبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں، تیسرا شبہ جنات کے بارے میں اور چوتھا شبہ ملائکہ سے متعلق ہے۔

فرشتوں کا اعلان براءت

پھر اس بات کا بیان ہے کہ بروز قیامت فرشتے ان کافروں سے اعلان براءت کریں گے اور ان کافروں کے خلاف گواہی دیں گے کہ یہ لوگ جنوں اور شیاطین کی عبادت کیا کرتے تھے، جس کے بعد ان کافروں کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا، کیونکہ یہ لوگ جس وقت انبیاء کرام علیہم السلام انہیں دعوت دیا کرتے تھے، تو ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور ان کے کلام کو جھوٹ اور جادو کہا کرتے تھے۔ آیت نمبر ۴۰-۴۳)

سورۂ فاطر

پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے

رکوع کے شروع میں توحید پر عقلی دلیل پیش کی گئی ہے کہ تم سب کے سب (خواہ ملائکہ ہوں، یا جنات یا انسان وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو، پھر بھلا تم میں معبود کیسے ہو سکتے ہیں؟ اللہ تو اگر چاہے، تو تمہیں ہلاک بھی کر سکتا ہے اور تمہاری جگہ اچھے لوگوں کو پیدا کر دے، کیا تمہارے معبود بھی ایسا کر سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں کر سکتے، تو جب ان کے اختیار میں ایسا کچھ نہیں، تو پھر ان کو کیوں پکارتے ہو؟ (آیت نمبر ۱۵-۱۷)

حلم خداوندی

حلم خداوندی کا بیان ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اعمال شرکیہ اور کفریہ پر پکڑ کرنے لگے، تو روئے زمین پر کوئی حیوان تک باقی نہ رہے، مگر اللہ تعالیٰ نے ایک وقت تک مہلت دی ہوئی ہے، تاکہ لوگ سدھر جائیں، لیکن جب وہ وقت اور قیامت واقع ہو جائے گی، تو پھر اس کے بعد کسی قسم کی مہلت نہیں دی جائے گی۔ (آیت نمبر ۴۵)

سورۂ یٰس

آپ کا ڈرانا کن لوگوں کے لئے نافع ہوگا؟

آپ کا ڈرانا ان لوگوں کے لئے نافع ہوگا، جن میں درج ذیل ۲ صفتیں ہوں گی:

(۱) دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا ارادہ ہو۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا خوف ہو۔

اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کا ان سے مغفرت اور اجر عظیم عطا کرنے کا وعدہ ہے۔ (آیت نمبر ۱۱)

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 23

دلائل توحید

یہ پورا رکوع درج ذیل مختلف دلائل توحید پر مشتمل ہے:

(۱) غیر آباد اور مردہ زمینوں کو ہم زندہ کرتے ہیں۔ (۲) اناج اور غلے وغیرہ ہم اگاتے ہیں۔ (۳) دن رات کی گردش کو ہم لاتے ہیں۔ (۴) سورج اور چاند کو مختلف مراحل میں ہم چلاتے ہیں۔ (۵) لوگوں کو سمندری سفروں میں غرق ہونے سے بچانے والے ہم ہیں۔

جب یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں، ان کے قبضہ میں نہیں، جن کو اللہ کے ہاں سفارشی سمجھتے ہو، تو پھر وہ معبود کیسے بن سکتے ہیں اور کیسے وہ زبردستی اللہ کے ہاں سفارش کرنے کے مالک ہو سکتے ہیں؟ (آیت نمبر ۳۲-۴۴)

بد بخت ابی بن خلف کا واقعہ

ابی بن خلف ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا اور کہنے لگا کہ اس کو کون زندہ کرے گا؟ جواب دیا گیا کہ وہی ذات زندہ کرے گی، جس نے اسے ابتدائی وجود بخشا، کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو ذات بغیر کسی نمونے کے زمین و آسمان کی تخلیق پر قادر ہے، وہ مثل کے پیدا کرنے پر بھی ضرور قادر ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کی سنت تو یہ ہے کہ جس چیز کی بھی تخلیق کا ارادہ فرماتے ہیں، تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ (آیت نمبر ۷۸-۸۲)

پوری سورت کا خلاصہ

اور آخر میں پوری سورت کا خلاصہ ذکر کر دیا کہ ان تمام دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں سے پاک اور منزہ ہے اور سارے اختیارات اسی کے قبضہ میں ہیں۔ (آیت نمبر ۸۳)

سورۂ صافات

انبیاء کرام علیہم السلام کے عجز کا بیان

نیز انبیاء کرام علیہم السلام کے عجز کا اظہار اس انداز میں بھی کیا گیا ہے کہ وہ خود بھی مصائب و آلام اور آفات میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی اور نیاز مندی کا اعتراف کرتے تھے۔

فرشتوں اور جنات سے متعلق مشرکین کا ایک غلط عقیدہ

اس کے بعد فرشتوں اور جنات سے متعلق مشرکین کے ایک غلط عقیدہ کا تذکرہ ہے کہ یہ لوگ جنات کی شہزادیوں کو ملائکہ کی مائیں، یعنی: اللہ تعالیٰ کی بیویاں اور ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا کرتے تھے۔ (العیاذ باللہ) جب ان لوگوں سے پوچھا گیا کہ کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے، جب ملائکہ کو مؤنث تخلیق کیا جا رہا تھا؟ نیز جنات تو خود بھی جانتے ہیں کہ وہ جہنم میں جائیں گے، پھر بھلا ان کا اللہ تعالیٰ سے کیسے کوئی رشتہ ہو سکتا ہے؟

سورۂ ص

آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان

اس رکوع میں آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ ان مشرکوں کی باتوں کی پرواہ نہ کریں، بلکہ صبر سے کام لیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کے قصے کو یاد کریں کہ باوجود جلالت شان کے ایک خلاف اولیٰ کام پر ان کو تنبیہ کی گئی، نیز یہ مشرک لوگ تو نہایت ہی سرکش اور گستاخ ہیں، پھر بھلا یہ کیسے چھوڑے جائیں گے؟

حضرت ایوب علیہ السلام کی بے بسی کا بیان

اس رکوع میں حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری، بے بسی اور لاچاری کا بیان ہے، مؤرخین نے لکھا ہے کہ آپ علیہ السلام ۱۸ سال تک جلد کی ایک بیماری میں مبتلا رہے، آپ علیہ السلام اتنے لاچار ہو چکے تھے کہ ساری اولاد مر چکی تھی، پس آپ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی بے بسی اور لاچاری کا اظہار کیا اور مغفرت مانگی تو جو خود مانگ رہا ہو، وہ دوسروں کے لئے شفیع غالب کیسے بن سکتا ہے؟

سورۂ زمر

اس سورت میں شفاعت قہریہ (زبردستی سفارش) کی نفی کا مضمون مذکور ہے اور اس پر دلائل قائم کئے گئے ہیں۔

کتاب اللہ کے اوصاف

اس کے بعد کتاب اللہ کے اوصاف کو بیان کیا گیا:

(۱) عمدہ باتوں پر مشتمل ہے۔ (۲) اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصوں سے حسن وخوبی میں ملتے جلتے ہیں۔ (۳) اس کی بعض آیتوں اور مضامین کو بار بار دھرایا گیا، تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔ (۴) جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے، وہ جب اس قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، تو ان پر اللہ کا خوف طاری ہو جاتا ہے اور پھر تمام اعضاء نرم پڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف، اور عمل کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ (۵) یہ قرآن قیامت تک پڑھا جائے گا، کبھی منسوخ نہیں ہوگا۔ (۶) یہ کتاب عربی زبان میں نازل کی گئی ہے۔ (۷) اس میں کچھ کجی نہیں، نہ لفظی اور نہ معنوی۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

www.fikreakhirat.org /FikreakhiratOffical /Fikreakhirat +923166666566

موت اور نیند میں قبض روح

سب سے پہلے عقیدۂ توحید پر دلیل عقلی پیش کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو روحوں کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور بعض کی روحوں کو نیند کے اوقات میں صرف کھینچ لیتا ہے اور پھر لوٹا دیتا ہے۔ (آیت نمبر۴۲)

کفار کا جہنم سے خلاصی کے لئے فدیہ دینا

پھر یہ بتایا گیا ہے کہ بروز قیامت یہ کافر لوگ عذاب سے خلاصی کے لئے اگر جو کچھ زمین میں ہے، وہ سب بھی دینا چاہیں گے تو قابل قبول نہیں ہوگا اور یوں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جلتے رہیں گے۔ (آیت نمبر۴۷)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

اس رکوع میں ان لوگوں کو دعوت اسلام دی گئی ہے، جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کے خلاف لڑنے میں گزار دیں اور اب اسلام جب ان کی سمجھ میں آگیا اور قبول کرنا چاہتے ہیں، تو شرم محسوس کرتے ہیں کہ کس منہ سے آئیں، ان لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں، بلکہ فوراً اسلام کے دائرہ میں داخل ہو جائیں، اللہ تعالیٰ بڑا غفور رحیم ہے۔ (آیت نمبر۵۳-۵۵)

سورۂ مؤمن
نزول عذاب کے اسباب

اس کے بعد نزول عذاب کے تین اسباب کا بیان ہے۔

(۱) حق کو جھٹلانا۔ (۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کرنا۔ (۳) باطل کے ذریعے جھگڑا کرنا۔

جتنی بھی بڑی طاقت ہو، اگر اس میں یہ تین امراض ہوں گے، تو بالآخر وہ تباہ ہو جائے گی۔

نیز آخر میں چار دعوں کا بیان ہے۔

(۱) گناہوں کی مغفرت مانگنا۔ (۲) بڑے عذاب سے پناہ مانگنا۔ (۳) چھوٹے عذاب سے پناہ مانگنا۔ (۴) جنت میں داخلے کی دعا مانگنا۔

(آیت نمبر۷-۹)

چند احکام

اس کے بعد آپ ﷺ کو چار باتوں کا حکم دیا گیا ہے:

(۱) صبر۔ (۲) استغفار۔ (۳) تسبیح۔ (۴) تحمید۔ (آیت نمبر۵۵)

معبود ماننے کے چند اسباب

خلاصہ یہ ہے کہ کسی کو پکارنا اور اس کی عبادت کرنا چند وجوہ سے ہوتا ہے۔

(۱) سابقہ احسانات (۲) موجودہ احسانات (۳) سلسلہ موت وحیات (۴) سلسلہ کارسازی اور مشکل کشائی

جب تمام امور اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں، تو پھر ایسے قادر مطلق اور محسن کے سوا کسی اور کو پکارنا اگر نمک حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟! تو یہاں نمک حرامی کی ممانعت کر دی گئی۔ (آیت نمبر ۶۷،۶۸)

سورۂ حم سجدہ

قرآن ایک بے مثال کتاب ہے

اس رکوع کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صفات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ قرآن ایک ایسی بے مثال اور بہترین کتاب ہے، جس کی تمام آیات ایک دوسرے سے الگ ہیں اور اپنے اپنے مفہوم میں واضح ہیں۔ (آیت نمبر ۱-۴)

ایک وہم کا ازالہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ برائی کا جواب برائی سے ہونا چاہیے، تو یہ گمان بالکل غلط ہے، اگر یہ گمان درست ہوتا، تو فرعون کے مقابلے میں اس سے بڑا برا آتا، عتبہ اور شیبہ کے مقابلے میں ان سے بڑے برے آتے، مگر ایسا نہیں ہوا، بلکہ جس قدر بد معاش ہوتا، اسی قدر شرافت والا نبی مبعوث ہوتا۔

(آیت نمبر ۳۳-۳۶)

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

www.fikreakhirat.org /FikreakhiratOffical /Fikreakhirat +923166666566

سورۂ شوریٰ

انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ تعلیم

اس رکوع میں آسمانی کتابوں کی وحدت اور سورت کے دعویٰ اول کو بیان کیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے بھی جتنے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں، ان کی طرف بھی یہی وحی کی گئی تھی کہ نہ تو اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب ہے اور نہ ہی کوئی کارساز ہے، بلکہ علم وقدرت سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ قیامت ضرور واقع ہوگی۔ (آیت نمبر ۱-۷)

کامیاب ہونے والوں کی صفات

اور اس کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جن مین درج ذیل صفات ہوں گی: (۱) ایمان والے ہیں۔

(۲) اللہ پر کامل توکل کرنے والے ہیں۔ (۳) ظلم نہیں کرتے، بلکہ اپنی قوت نفسانیہ اور قوت نظریہ کی اصلاح کرنے والے ہیں۔ (۴) فواحش ومنکرات سے مکمل اجتناب کرنے والے ہیں۔ (۵) غصے کی حالت میں بے قابو نہیں ہوتے۔ (۶) اپنی حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ (۷) نمازوں کو قائم کرنے والے ہیں۔ (۸) ان کے امور آپس میں مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ (۹) اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (۱۰) اگر کوئی ان کے ساتھ ظلم یا زیادتی کرے، تو اسی قدر بدلہ لیتے ہیں، تعدی اور زیادتی نہیں کرتے، کیونکہ برائی کا بدلہ اسی قدر بدلہ لینا ہے، اس پر تعدی اور زیادتی کرنا خود ظلم ہے، البتہ جو لوگ اس برائی کو بھی اصلاح کی غرض سے معاف کر دیتے ہیں، تو ان کا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور یوں صبر سے کام لینا اور معاف کرنا عزم وہمت والوں کا کام ہے۔ (آیت نمبر ۳۶-۴۳)

سورۂ زخرف

بڑوں کی گمراہی کا سبب

دوسری بات یہاں یہ بتائی گئی ہے کہ ان کے آباؤ واجداد کے گمراہ ہونے کا سبب مال ومتاع کی فراوانی تھی، اب تم لوگ بھی انہیں کی اتباع کر کے سراسر گمراہی میں ہو۔ (آیت نمبر ۲۶-۳۰)

گمراہ آباؤ واجداد کی پیروی معقول عذر نہیں

اسی طرح کبھی یہ لوگ دلیل میں یہ بات پیش کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباؤ واجداد کو اسی طرح پایا ہے، جس کا جواب یہ دیا گیا کہ آباؤ واجداد کی پیروی میں کوئی دلیل نہیں، کیونکہ یہ دلیلیں تم سے پہلے لوگوں نے بھی دیں، مگر انہیں ان کی دلیلوں نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ (آیت نمبر ۲۰-۲۳)

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 25

صفحہ نمبر 2

سورۂ دخان

قرآن ایک بابرکت رات میں اتارا گیا

شروع میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہم نے اس کتاب کو جو خیر وشر سے آگاہ کرتی ہے، ایک بڑی بابرکت رات میں اتارا ہے، لہذا اب بھی اگر ان لوگوں نے نہ مانا، تو ان کو عذاب دیں گے، جیسا کہ اہل مکہ پر قحط اترا تھا اور جنگ بدر میں کفار ذلیل کئے گئے تھے۔

حصول ایمان کے لئے وابستگی قرآن

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت کا دن اہل ایمان پر انعام کا اور اہل کفر پر عذاب کا دن ہوگا، اس لئے ایمان کے حصول کے لئے قرآن سے وابستہ ہو جاؤ۔

سورۂ جاثیہ

اس پوری سورت میں اثبات قیامت اور صداقت قرآن کے مضامین پر زور دیا گیا ہے، اسی طرح دلائل، زجرات اور تخویفات کا بھی بیان ہے۔ اس کے علاوہ قرآن سے دوری کے اسباب بیان کئے گئے ہیں، جن کا حاصل تکبر ہے۔

قرآن کریم سے دوری کا پہلا سبب

شروع میں دلائل عقلیہ کا تذکرہ ہے اور اس کے بعد قرآن کریم سے دوری کا پہلا سبب بیان کیا گیا ہے کہ قرآن تو راہ ہدایت ہے، مگر متکبر ہی اس سے انکار کرسکتا ہے۔ (آیت نمبر ۱-۸)

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

سورۂ احقاف
زمین وآسمان کی تخلیق کا مقصد

رکوع کی ابتداء میں عقیدۂ توحید پر دلیل عقلی ذکر کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان اوران کے بیچ کی چیزوں کو اظہارحق اور احقاق حق کے لئے پیدا فرمایا ہے اور یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک

اس کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، خصوصاماں کے ساتھ، کیونکہ ماں اپنے بچے کے لئے تین بڑی مشقتیں برداشت کرتی ہے:(۱) حمل کے زمانے کی مشقت (۲) زچگی کے وقت کی مشقت (۳) دودھ پلانے کی مشقت، ان تینوں اوقات میں عورت کو اپنی بہت سی مرغوبات کو چھوڑنا پڑتا ہے، یہی وجہ ہے کہ خدمت میں ماں کا حق باپ سے تین گناہ زیادہ بتایا گیا ہے۔

جب "فاصبر" سے خطاب نبی کو ہو تو.....؟

آخر میں آپ ﷺ کو صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ جب نبی سے "فاصبر" کہا جائے، تو سمجھ لینا چاہیے کہ مصیبت بہت بڑی ہے، جماعت تو مصائب برداشت کرلے، مگر جب باندیوں کو اسلام لانے کی وجہ سے شرمگاہوں پر گرم سلاخیں ماری جائیں، تو پھر آپ اور آپ کی جماعت کیسے برداشت کرے؟ اس لئے آگے قتال کا حکم دیا گیا ہے۔ (آیت نمبر ۳۳-۳۵)

سورۂ محمد
جہاد نہ کرنے کے نقصانات

اس رکوع میں جہاد نہ کرنے کے نقصانات کا بیان ہے: (۱) باہمی فساد میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ (۲) قطعہ رحمی کرو گے۔ (۳) تدبر قرآن سے محروم کر دیئے جاؤ گے۔ (۴) ایمان سلب ہونے کا خطرہ۔ (۵) شیطان مسلط ہو جائے گا۔ (۶) بری موت مرو گے۔ (۷) اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

سورۂ فتح
صلح حدیبیہ

یہاں صلح حدیبیہ کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے، ہوا یہ تھا کہ غزوۂ بدر، احد اور خندق سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے مکہ کا قصد کیا، مقام حدیبیہ میں پہنچنے کے بعد آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی، بہت زور لگانے کے باوجود بھی نہ اٹھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: **هذه مأمورة من الله** کہ یہ اونٹنی اللہ کی طرف سے مامور ہے اور پھر بطور سفیر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار کی طرف روانہ کیا، مگر واپسی میں کافی تاخیر ہوگئی اور یہ مشہور ہو گیا کہ آپ شہید کر دیئے گئے ہیں، اس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (جو تقریباً ۱۴۰۰ یا ۱۶۰۰ کی تعداد میں تھے) آپ ﷺ کی معیت میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے، آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، مگر کچھ ہی دیر میں کفار کی طرف سے سفیر آ گیا اور خبر دی کہ حضرت عثمان قتل نہیں ہوئے، لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے بیعت ترک نہیں کی۔

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 26

سورۂ حجرات

- **قانون نمبر١**: آپ ﷺ کی کسی بھی بات میں نہ تو مخالفت کرو اور نہ ہی بات کرنے میں پہل کرو، بلکہ پہلے اجازت لو اور اس کے بعد اپنی بات یا اپنا مشورہ پیش کرو۔ (آیت نمبر١)
- **قانون نمبر٢**: آپ ﷺ کی آواز پر اپنی آواز کو اونچا نہ کرو۔ (آیت نمبر٢)
- **قانون نمبر٣**: آپ ﷺ کو بلاتے وقت ادب ملحوظ رکھو۔ (آیت نمبر٣)
- **قانون نمبر٤**: پست آواز میں بات کرو۔
- **قانون نمبر٥**: جب آپ ﷺ گھر میں ہوں، تو باہر سے آواز نہ دو، بلکہ آپ ﷺ کے باہر آنے کا انتظار کرو۔
- **قانون نمبر٦**: ہر اڑتی اڑاتی بات پر کان نہ دھرا کرو، بلکہ بات کی پہلے تحقیق کرنی چاہیے، کہیں کسی غلط خبر سے کوئی نقصان نہ ہو جائے۔ (آیت نمبر٦)
- **قانون نمبر٧**: باہمی مشاورت میں آپ ﷺ کو مجبور نہ کرو۔ (آیت نمبر٧)
- **قانون نمبر٨**: خانہ جنگی کا فوری خاتمہ کرو۔، ورنہ تمہاری قوت منتشر ہو جائے گی۔
- **قانون نمبر٩**: ایک دوسرے کا احترام کرو۔ (آیت نمبر١٠)
- **قانون نمبر١١**: ایک دوسرے کو برے القاب سے مت پکارو، یہ گناہ ہے۔ (آیت نمبر١١)
- **قانون نمبر١٢**: باہمی اعتماد پیدا کرو اور ایک دوسرے کے بارے میں برا گمان نہ رکھو۔ (آیت نمبر١٢)
- **قانون نمبر١٣**: کردار کے بغیر صرف قومیت برتری کا سبب نہیں ہو سکتی برتری کا سبب تقویٰ ہے۔ (آیت نمبر١٣)
- **قانون نمبر١٤**: اپنے ایمان میں رسوخ پیدا کرو اور اعمال کر کے اللہ اور اس کے رسول پر احسان نہ جتلاؤ، ایمان لانے میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔

سورۂ ق

اس سورت میں سورت کے دعوی پر دلائل عقلیہ کا بیان ہے اور اس کے علاوہ آپ ﷺ کے لئے تسلی کا اور درمیان میں عقیدۂ توحید کا بھی بیان ہے۔

سورۂ ذاریات

اس سورت میں سزا و جزا اور اس پر دلائل و تخویفات کا بیان ہے اور رفع عذاب کے لئے امور ثلاثہ کا بھی تذکرہ ہے۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

اہل ایمان کی کامیابی اور اہل کفر کی ناکامی کے چند نمونے

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے دو پیغام لے کر آئے، پہلا پیغام یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عنایت فرمائے گا اور دوسرا پیغام یہ تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کی طرف عذاب دے کر بھیجا ہے۔ (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا، ان لوگوں نے بھی روگردانی کی اور بالآخر غرق ہوئے۔ (۳، ۴، ۵) یہی حال قوم عاد، قوم ثمود اور قوم صالح کے ساتھ ہوا، پس ان سب قوموں کے احوال سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

سورۂ طور

اس سورت میں سورت کے دعوی پر دلائل پیش کئے گئے ہیں، آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان ہے اور ان کے علاوہ تخویفات، تبشیرات اور زجرات کا بھی تذکرہ ۔

منکرین قیامت اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے

شروع میں دو مہبطوں یعنی مقام وحی "کوہ طور" اور "بیت المعمور" اور زمین وآسمان کی قسم کھا کر یہ کہا گیا ہے کہ جزا وسزا کا سلسلہ ضرور واقع ہوگا، جس طرح زمین وآسمان نے انسانوں کو گھیر رکھا ہے، کوئی ان سے تجاوز نہیں کر سکتا، اسی طرح یہ منکرین بھی اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے۔ (آیت نمبر۱-۸)

سورۂ نجم

آپ ﷺ کی شخصیت کے کامل ہونے پر ستاروں کی قسم

ابتداء میں گرتے ہوئے ستارے کی قسم کھا کر دو باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں:

(۱) آپ ﷺ بھکے ہوئے نہیں۔ (۲) آپ ﷺ بے راہ نہیں۔

آپ ﷺ کا جبرئیل علیہ السلام کو دیکھنا

تیسرا شبہ یہ تھا کہ شناخت کا مدار تو بار بار دیکھنے پر ہے؟ جواب دیا کہ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ایک سے زیادہ مرتبہ دیکھا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو باران کی اصلی حالت میں دیکھا ہے۔ (آیت نمبر۱-۱۷)

جبرئیل علیہ السلام کی پہچان آپ ﷺ کے لئے بدیہی تھی

دوسرا شبہ یہ تھا کہ ٹھیک ہے مان لیا کہ آپ (ﷺ) سچ کہہ رہے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام بھی بڑی طاقت والے ہیں مگر ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے جبرئیل کو پہچانا نہ ہو، جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے لئے جبرئیل علیہ السلام کو پہچاننا ایسے ہی تھا جیسا کہ انسان کے لئے اپنی اولاد اور اپنے والد کو پہچاننا ہوتا ہے، جب جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آپ ﷺ کو از خود یقین ہو جاتا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔

صحیفہ ابراہیمی اور صحیفہ موسوی کے مضامین

اس کے بعد صحیفہ ابراہیمی اور صحیفہ موسیٰ علیہما السلام کے مضامین کو بیان کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں: (۱) کوئی نفس کسی دوسرے کا کسی بھی قسم کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، بلکہ ہر ایک اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہوگا۔ (۲) ہر شخص کو صرف اسی کا عمل (ایمان) کام دے گا۔ (۳) ہر شخص عن قریب اپنے عمل کو دیکھ لے گا۔ (۴) سب کو اسی خدا کے ہاں جانا ہے۔ (۵) وہی خدا ہنساتا اور وہی رلاتا ہے۔ (۶) وہی جان ڈالتا اور وہی جان نکالتا ہے۔ (۷) اسی نے نر اور مادہ کو وجود بخشا۔ (۸) وہی بروز محشر ان کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ (۹) وہی رزق کو فراخ اور تنگ کرتا ہے۔ (۱۰) وہی ''شعریٰ'' (ایک ستارہ) کا مالک ہے۔ (۱۱) اور اسی نے قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور قوم نوح کو تباہ کیا ہے۔

سورۂ قمر

معجزہ شق قمر سے موت اور بعث بعد الموت پر استدلال

اس معجزہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح یہ چاند دو ٹکڑے ہوا، تم لوگ بھی فنا ہو گے اور جس طرح اس کا ملنا ہوا ہے، اسی طرح تم لوگ بھی دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔

سورۂ رحمٰن

سورہ رحمٰن میں مذکور نعمتوں کی چند جھلکیاں

(۱) تخلیق انسان۔ (۲) تعلیم قرآن۔ (۳) سورج و چاند کا نظام۔ (۴) آسمان و زمین کے بے شمار فوائد۔ (۵) درخت و نباتات پھل پھول۔ (۶) مشرق و مغرب۔ (۷) سمندر اور اس کے فوائد یعنی موتی مونگے۔ (۸) سمندروں میں کشتیوں کا بے خوف تیرنا۔

سورۂ واقعہ

انسان سے چار سوالات

پھر اس رکوع میں انسان سے اللہ نے چار سوال بھی کئے: (۱) تم میاں بیوی جو باہم میلاپ کرتے ہو، بتاؤ اس سے بچے کو تم وجود میں لاتے ہو یا ہم؟ (۲) تم جو زمین میں بیج ڈالتے ہو اس کو پھاڑ کر تم اگاتے ہو یا ہم؟ اگر ہم اس کھیتی کو تیار ہونے کے بعد برباد کر دیں تو پھر تم سارا دن ہاتھ ملتے رہو گے۔ (۳) بتاؤ تو سہی تم جو پانی پیتے ہو اس کو تم نے اتارا یا ہم نے؟ اگر ہم اس کو کڑوا کر دیں تو تم کیا کر سکتے ہو؟ تو پھر شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟ (۴) کیا خیال ہے جو تم آگ سلگاتے ہو، اس کے اسباب کس نے پیدا کئے؟ ہم نے اس کو جہنم کی آگ کی نشانی بنایا ہے۔

سورۂ حدید

شریعت کا پابند ہونا ہوگا اور اس کے لئے تمہیں عملی میدان میں اتر کر دو کام کرنے ہوں گے:

(۱) تمہید۔ (۲) انفاق فی سبیل اللہ۔ (۳) اس حکم کی ۵ وجوہ۔ (۴) جہاد کی ترغیب۔ (۵) فتح کی بشارت۔

سورۂ مجادلہ
حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

رکوع کی ابتداء میں حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے دکھ کو دور کرنے کے لئے واقعہ کی تمہید باندھی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی اس شکایت کو سن لیا ہے، جو وہ اپنے شوہر سے متعلق حضور ﷺ کے پاس لے کر آئیں۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے ان کے شوہر نے ظہار کیا تھا اور زمانہ جاہلیت کے عقیدے کے مطابق ظہار والی عورت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے، اس واقعہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نہایت غمزدہ ہوئیں اور آپ ﷺ کے دربار میں اپنا قضیہ لے کر حاضر ہوئیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں آیت ۱تا۴ اتاریں اور یہ حکم نازل کیا کہ ظہار والی عورت حقیقی ماں کی طرح نہیں بن جاتی، جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے، بلکہ کفارہ ادا کرنے کے بعد وہ شوہر کے لئے حلال ہو جاتی ہے۔ (آیت نمبر ۱، ۲)

سورۂ حشر

اس سورت میں اللہ کی وحدانیت، قبیلۂ بنونضیر کی جلاوطنی، مال فئی کی تقسیم، فضائل انصار و مہاجرین اور منافقوں پر زجرات کا بیان ہے۔

فضائل انصار

(۱) ایسے مطیع ہیں کہ باوجود وطنیت کے جو کہ غرور و نخوت کا سبب ہے، ایمان لانے میں دیر نہیں کی۔ (۲) حب الٰہی اور حب نبوی کا ایسا غلبہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے پکے عاشق و شیدائی ہیں۔ (۳) بوجہ تزکیہ نفوس، حرص، حسد اور بخل سے بری ہیں، حتی کہ مہاجرین کی حاجات کے مقابلے میں اپنی حاجات کو بھلا دیتے ہیں، یہ دونوں طائفے صاحب فلاح دارین ہیں۔ (آیت نمبر ۸، ۹)

سورۂ ممتحنہ

اس سورت میں درج ذیل امور مذکور ہیں: (۱) مؤمنین کا ملین پر زجر۔ (۲) قانون برائے مؤمنات مہاجرات۔ (۳) قانون برائے نبی کریم ﷺ بوقت بیعت از نساء۔

عورتوں کی بیعت

اس کے بعد آپ ﷺ کے لئے عورتوں سے بیعت سے متعلق ایک قانون بیان کیا گیا ہے اور وہ قانون یہ ہے کہ اے اللہ کے رسول! اگر مؤمن عورتیں آپ کے پاس آئیں اور مندرجہ ذیل باتوں پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہو، تو آپ بیعت کر لیا کریں۔

(۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھرائیں گی۔ (۲) چوری نہیں کریں گی۔ (۳) بدکاری نہیں کریں گی۔ (۴) اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

(۵) کوئی بہتان کی اولاد نہیں لائیں گی کہ غیر کے بچے کو خاوند کا بچہ کہہ ڈالیں۔ (۶) کسی بھی معاملے میں آپ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کریں گی۔ (آیت نمبر ۱۰-۱۳)

خلاصہ مضامین قرآن

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت

سورۂ صف

(۱) بیان توحید۔ (۲) زجر۔ (۳) نبی کو اذیت نہ دو۔ (۴) نمونہ از بنی اسرائیل۔ (۵) بشارت فتح۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے، پھر مؤمنین پر زجر کی گئی ہے کہ اپنا کردار سامنے لاؤ، صرف گفتار سے میدان سر نہیں ہوتے اور یہ اللہ کے ہاں بڑی بیزاری کی بات ہے کہ تم لوگ ایسی باتیں کرو، جن پر تم عمل نہیں کرتے۔ (آیت نمبر ۱-۳)

فرائض رسول اللہ ﷺ

(۱) لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیات سنانا۔ (۲) لوگوں کا اخلاق ذمیمہ اور عقائد باطلہ سے تزکیہ کرنا۔ (۳) قرآن کی تعلیم دینا۔ (۴) سنت کی تعلیم دینا

(آیت نمبر ۱،۲)

سورۂ تغابن

حشر ضرور ہوگا

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے اور اس پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور کافروں کے لئے تخویف اخروی کا تذکرہ ہے، جنہوں نے رسول کی بشریت کا انکار کیا اور اس انکار کی وجہ سے کافر ہو گئے اور اسی طرح جنہوں نے بعث بعد الموت (موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے) کا انکار کیا اور کافر ہو گئے تو یہ کافر لوگ اچھی طرح جان لیں کہ بعث بعد الموت ضرور ہوگا اور یہ کام اللہ تعالیٰ پر کچھ مشکل نہیں۔ (آیت نمبر ۱-۷)

سورۂ طلاق

(۱) اگر بیوی کو طلاق دینی ہی ہو اور باہمی موافقت کی کوئی صورت نہ بنتی ہو، تو حالت طہر (پاکی کی حالت) میں طلاق دو، ایام حیض (ماہواری کے دنوں) میں طلاق نہ دو۔ (۲) طلاق دینے کے بعد عدت کو شمار کرتے رہو، اور چونکہ حنفیہ کے نزدیک عدت تین حیض ہے، اس لئے وہ عورت تین حیض عدت گزارے گی۔ (۳) مطلقہ کو عدت گزارنے کے لئے مکان مہیا کرو۔ مسلمان مردوں اور مطلقہ عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ نہ تو ان کے شوہر انہیں گھروں سے نکالیں اور نہ وہ خود گھروں سے نکلیں اور معتدہ کے لئے گھر سے نکلنے کی ممانعت اس لئے ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے پیٹ میں بچہ ہو اور اس بچہ کی وجہ سے تہمت والی ہو جائے۔ (۴) طلاق رجعی دو، تاکہ مکمل مفارقت سے قبل تمہیں سوچنے کا موقع مل سکے، پھر اگر سوچ کر رجوع کر لو، تو بھی ٹھیک ہے اور اگر پھر بھی نہ بنے، تو جدا کر لو۔ (۵) خواہ تم رجوع کرو، یا جدا کرو، ہر دو صورت میں دو عادل گواہ قائم کر لو۔

سورۂ تحریم

حکم انفاق فی سبیل اللہ

(۱) اجمالاً وضمناً شروع ہی میں انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے، تو اللہ تعالیٰ بروز محشر تمہارے لئے نور پیدا کرے گا اور اسی نور کے ساتھ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (۲) جہاد فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔

سورۂ ملک

(۱) اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی بابرکت ہے، جس کے ہاتھ میں دونوں جہانوں کا راج ہے۔ (۲) اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ ہی نے لوگوں کی آزمائش کے لئے زندگی اور موت کو پیدا کیا۔ (۴) اسی نے ساتوں آسمانوں کو تہہ بہ تہہ پیدا کیا۔ (۵) پھر آسمان کو ستاروں سے مزین کیا۔ (۶) انہی ستاروں کو شیاطین کے لئے رجوم بنایا۔ (۷) اسی خدا نے انسانوں کے لئے زمین کو نرم پیدا کیا، تاکہ تم اس میں چل سکو اور اپنا رزق تلاش کر سکو۔ (۸) جس طرح پرندوں کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، ان پرندوں کو زمین و آسمان کے درمیان قائم رکھنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (۹) اللہ ہی نے تمام انسانوں کو پیدا کیا، قوت گویائی عطا کی اور دل عطا کیا۔ (۱۰) اسی نے انسانوں کو پیدا کر کے تمام کرہ ارض میں پھیلا دیا۔

(۱۱) تمہارے لئے زمین سے میٹھا پانی نکالنے والا سوائے اللہ کی ذات کے اور کوئی نہیں۔

سورۂ قلم

اہل تقوی کے لئے بشارت اور کافروں کے لئے وعید

دوسرے رکوع کی ابتداء میں اہل تقوی کے لئے جنت کی بشارت ہے، اس کے بعد مشرکین کے اس خیال کی تردید کی گئی ہے کہ ان کے لئے بھی وہی سب کچھ ہوگا جو مؤمنوں کے لئے ہوگا اور پھر تخویف اخروی کو ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ ان کافروں کا بروز قیامت یہ حال ہوگا کہ جب انہیں سجدہ کرنے کی طرف بلایا جائے گا، تو اس وقت سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھیں گے، کیونکہ ان کی ریڑھ کی ہڈی خم نہ ہو سکے گی، حالانکہ دنیا میں سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے، مگر اس وقت سجدہ کر سکنے کے باوجود نہیں کرتے تھے۔ (آیت نمبر۳۴ - ۴۲)

سورۂ حاقہ

سورت کی ابتداء میں عبرت حاصل کرنے کے لئے بطور تخویف دنیا میں عذاب چکھنے والی اقوام کا تذکرہ کیا گیا ہے، جن میں سے قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور فرعون و آل فرعون کا ذکر بطور خاص کیا گیا ہے۔ (آیت نمبر۱-۱۲)

سورۂ معارج

کامیاب انسان کے اوصاف

پھر کامیاب انسان کے اوصاف بیان کئے گئے: (۱) شرک نہیں کرتے۔ (۲) جو اپنے مال سے فقراء و مساکین کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، خواہ وہ مانگیں یا نہ مانگیں۔ (۳) قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۵) اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ (۶) امانتوں کو پورا کرتے ہیں۔ (۷) صاف اور کھری شہادت دیتے ہیں۔ (۸) نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (آیت نمبر۲۲-۳۵)

سورۂ نوح

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی حالت زار

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہیں کفر وشرک کے وبال سے ڈرانے آیا ہوں اور اس بات کی طرف دعوت دینے کے لئے آیا ہوں کہ خالص اللہ تعالیٰ کو پکارو، اسی سے ڈرو اور اسی کی اطاعت کرو۔ اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دنیوی عذاب سے بھی محفوظ رکھے گا۔ (آیت نمبر ۱-۴)

فقلت استغفروا.....الآية

اس آیت میں استغفار کا حکم دیا گیا اور بتایا گیا کہ ایسا کرنے سے اللہ تمہارے مالوں اور اولادوں اور کھیتوں میں برکت دے گا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کثرت استغفار مال واولاد کی فراوانی کا سبب ہے۔

سورۂ جن

جنات کا قبول اسلام

ابلیس نے اپنی جماعتوں کو مختلف علاقوں کی طرف روانہ کیا کہ دیکھو کیا نئی بات ہوئی ہے جس سے اوپر جانے میں رکاوٹ ہوئی، تو ایک جماعت کو ''تہامہ'' کی طرف روانہ کیا تھا، تو مقام نخلہ پر آپ ﷺ کو فجر کی نماز میں قرآن پڑھتے سنا اور سنتے ہی ایمان لے آئے اور پھر اپنی قوم میں وعظ کیا اور انہیں بھی ایمان قبول کرنے کی دعوت دی اور درج ذیل تین مضامین ان کے سامنے رکھے: (۱) عقیدۂ توحید۔ (۲) عقیدۂ رسالت۔ (۳) عظمت قرآن کریم۔ (آیت نمبر ۸-۱۳)

سورۂ مزمل

راتوں کے قیام کا مقصد

آپ ﷺ کو انسانیت کے واسطے مبعوث کیا گیا، آپ ﷺ پر ایک بھاری کلام قرآن کریم کی صورت میں نازل کیا گیا، تاکہ آپ صبح وشام اس کلام خداوندی کی تبلیغ کریں، لیکن اس تبلیغ سے پہلے آپ ﷺ کو اس تبلیغ کے عمل کے لئے تیار کروایا گیا اور راتوں کے قیام کا آپ ﷺ کو حکم دیا گیا، تاکہ احکام خداوندی کی تبلیغ کی صلاحیت پیدا ہو۔ (آیت نمبر ۱-۸)

سورۂ مدثر

فرائض رسول کریم ﷺ

سورت کی شروعات میں نبی کریم ﷺ کے فرائض کا بیان ہے:

(۱) قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں۔ (۲) رب کریم کی عظمت کو بیان کریں۔ (۳) اعمال کو پاک رکھیں۔ (۴) عقائد کا تزکیہ کریں۔ (۵) اخلاق کی اصلاح کریں۔ (۶) اپنے رب کی خوشنودی کے لئے صبر کریں۔ (آیت نمبر ۱-۷)

سورۃ قیامۃ

جہنم لے جانے والے جرائم

(۱) بداعتقاد تھے۔ (۲) بداعمال تھے۔

(۳) اہل حق کی تکذیب اور ان کا برملا استہزاء۔ (آیت نمبر ۳۱-۳۵)

سورۃ دھر

کامیابی کے اصول

(۱) صبر (۲) ترک مداہنت

(۳) نمازوں کا اہتمام

سورۃ مرسلات

اس سورت میں مختلف نوعیّتوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں اور ان قسموں کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح ہوا میں کبھی سختی اور کبھی نرمی ہوتی ہے، کبھی اٹھاتی ہے اور کبھی جدا کرتی ہے، اسی طرح قیامت کے دن بھی لوگوں کے حالات مختلف ہوں گے، مؤمنوں کے ساتھ نرمی اور کفار کے ساتھ سختی ہوگی۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 30

سورۂ نبأ

سورۂ مرسلات میں مختلف نوعیّتوں والی ہواؤوں کی قسم کھا کر یہ بتایا گیا تھا کہ جس طرح ہوائیں مختلف نوعیّتوں کی ہوتی ہیں، اسی طرح قیامت والے دن لوگوں کے احوال بھی مختلف ہوں گے، بعض تو جنت کے مستحق ہوں گے اور بعض جہنم میں ڈالے جائیں گے، سورۂ نبأ میں بھی بروز قیامت پیش آنے والے حالات کا تذکرہ ہے۔

سورۂ نازعات

اب سورۂ نازعات میں بطور ترقی اس کا نمونہ ذکر کیا گیا کہ جس طرح دنیا میں روح قبض کرتے وقت فرشتے مؤمنوں کے ساتھ نرمی اور کافروں کے ساتھ سختی کرتے ہیں، اسی طرح آخرت میں فرشتے مقرر کیے جائیں گے، جو مؤمنوں کو جنّات (باغات) میں داخل کریں گے اور کافروں کو طرح طرح کا عذاب دیں گے۔

سورۂ عبس

ایک بار آپ ﷺ بعض رؤسائے مشرکین کو سمجھا رہے تھے، اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) حاضر ہوئے اور کچھ پوچھا، یہ قطع کلامی آپ ﷺ کو ناگوار گزری، جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے ان صحابی کی طرف التفات نہ فرمایا، پھر جب آپ ﷺ اس مجلس سے اٹھ کر گھر کی طرف جانے لگے تو آپ پر وحی کے آثار نمودار ہونے لگے اور یہ ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔

سورۂ تکویر

اس سورت میں کل بارہ احوال بیان کیے گئے ہیں، جن میں سے ۶ احوال کا ظہور نفخۂ اولی کے بعد ہوگا اور ۶ کا نفخۂ ثانیہ کے بعد ہوگا۔ وہ چھ احوال جن کا ظہور نفخۂ اولیٰ کے بعد ہوگا درج ذیل ہیں: (۱) سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ (۲) ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے۔ (۳) پہاڑ چلا دیئے جائیں گے۔ (۴) دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی۔ (۵) حیوانات جمع کیے جائیں گے۔ (۶) سمندروں کو پانی سے پر کر دیا جائے گا۔
وہ چھ احوال جو نفخۂ ثانیہ کے بعد ظہور پذیر ہوں گے درج ذیل ہیں: (۱) روحوں کو بدنوں سے ملا دیا جائے گا۔ (۲) مردوں کو زندہ کیا جائے گا اور زندہ درگور کی جانے والی بچیوں سے قتل کا سبب پوچھا جائے گا۔ (۳) اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ (۴) آسمان چھیلے جائیں گے۔ (۵) جہنم کو مزید دھکایا جائے گا۔ (۶) جنت کو قریب کیا جائے گا۔

سورۂ انفطار

اب سورۂ انفطار میں فرمایا کہ "وما هم عنها بغائبين" یعنی وہ لوگ اپنے ٹھکانوں سے کبھی نہ نکلیں گے اور میدان محشر سے کوئی نہیں بھاگ سکے گا۔

سورۂ مطففین

اس سورت سے کافروں، مشرکوں اور فاجروں کے اعمال کے ٹھکانوں کا تذکرہ ہے کہ ان کے اعمال مقام "سجین" میں محفوظ ہیں اور اہل ایمان کے اعمال مقام "علیین" میں محفوظ ہیں۔

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 30

سورۂ انشقاق

اس سورت میں اہل علیین اور اہل سجین کے احوال کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ قبر سے اٹھتے ہی میدان محشر میں پہنچنے سے پہلے ہی اعمال ناموں کے مطابق ہر ایک کو پرچی مل جائے گی۔ نیز جن لوگوں کو اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ملیں گے، ان کا حساب و کتاب نہایت سہل ہوگا اور خوشی خوشی اہل جنت سے جاملیں گے اور جن کو اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ملیں گے، وہ اسی وقت موت کو پکاریں گے، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

سورۂ بروج

اس سورت میں ایک ظالم بادشاہ کے قصہ کا اجمالاً تذکرہ ہے۔ قصہ یہ ہے کہ ایک بادشاہ تھا، جو ایک صنم کی عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں کو بھی اس کی عبادت پر مجبور کرتا تھا، اس نے بڑی بڑی خندقیں کھود کر ان میں کافی ایندھن ڈلوا کر آگ بھڑکائی، جو شخص بھی بت کی پوجا سے انکار کرتا، اسے اس آگ میں ڈال دیا جاتا، اسی اثنا میں ایک عورت کو پکڑ کر لائے، جس کی گود میں ایک بچہ تھا، اس عورت سے انہوں نے کہا کہ اگر تو بت کی پوجا نہیں کرے گی تو تیرا بچہ آگ میں ڈال دیا جائے گا، مگر اس عورت نے ان کی دھمکی سے کوئی اثر نہ لیا اور شرک کرنے پر رضامند نہ ہوئی، آخر ظالموں نے اس کا بچہ چھین کر آگ میں پھینک دیا، قریب تھا کہ عورت کے دل میں کمزوری آجائے، بچے نے آگ کے اندر سے آواز بلند کی کہ اے ماں! بغیر کسی کھٹک کے اندر آجا، اگرچہ بظاہر آگ میں ہوں، مگر میرے لئے یہ آگ باغ و بہار بن چکی ہے، چنانچہ اس عورت نے بھی اس آگ میں چھلانگ لگادی اور وہ مشرک خندقوں پر بیٹھے یہ سب نظارے کر رہے تھے۔ پس اس سورت میں اس بادشاہ اور اس کے حواریوں کے مغضوب ہونے کا بیان ہے۔

سورۂ طارق

اس سورت کا حاصل یہ ہے کہ یہ لوگ اگر اپنی اصل پر غور کرتے، تو سجین کا راستہ اختیار نہ کرتے، اللہ نے ان کو ایک ناپاک قطرے سے پیدا کیا اور پھر اتنا اشرف بنایا اس اصل پر غور کرتے تو تکبر نہ کرتے۔

سورۂ اعلیٰ

اس سورت میں مرکزی مضمون دو ہیں: (۱) مسئلہ توحید۔ (۲) تزہید من الدنیا۔

سورۂ غاشیہ

اس سورت میں دو فریقوں کو تذکرہ ہے: (۱) خوشنما چہرے والے (جنتی)۔ (۲) بدنما چہرے والے (جہنمی)۔ اور آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ توحید سے منہ موڑنے کی سزا جہنم ہے۔

سورۂ فجر

ابتدائے سورت میں درج ذیل چیزوں کی قسم کھائی ہے: (۱) فجر کی (۲) بابرکت راتوں کی یعنی ذی الحجہ کے ابتدائی عشرے کی (۳) جفت اور طاق (نمازوں) کی (۴) رات کی جب وہ ڈھل جائے، اور جواب قسم محذوف ہے کہ قسم ہے ان چیزوں کی منکرین کو ضرور سزا ہوگی۔ (آیت نمبر ۱-۵)

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 30

صفحہ نمبر 3

سورۂ بلد

اس سورت میں دو چیزیں ارشاد فرمائیں: (۱) مال خرچ کرنے کا حکم۔ (۲) انسان کی تخلیق کی کیفیت۔

سورۂ شمس

اس سورت میں سورۂ اعلیٰ کے پہلے مضمون، یعنی: مسئلہ توحید کا اعادہ کیا گیا ہے اور وہ اس طور پر کہ اس سورت میں تفرقہ فی الاعتقاد کا بیان ہے کہ طیب و پاک لوگوں کا اعتقاد اور ناپاک اور خبیث لوگوں کا اعتقاد دونوں برابر نہیں ہو سکتے، پہلوں کے لئے کامیابی اور دوسروں کے لئے ناکامی ہے۔

سورۂ لیل

اس میں سورۂ اعلی کے دوسرے مضمون یعنی: تزہید من الدینا کا اعادہ کیا گیا ہے اور وہ اس طور پر کہ اس سورت میں تفرقہ بین الاعمال کا مضمون مذکور ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ نیک و بد، سخی و بخیل اور مصدق و مکذب دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

سورۂ ضحیٰ

آپ ﷺ کی مزید تسلی کے لئے تین انعامات یاد دلائے گئے: (۱) آپ یتیم تھے، آپ کی پرورش کی۔ (۲) آپ بے خبر از علم شریعت تھے، آپ کو شریعت کا علم دیا۔ (۳) آپ نادار تھے، آپ کو مالدار بنایا۔ اور پھر ان انعامات کے شکریہ کے طور پر درج ذیل احکامات دیئے گئے: (۱) یتیم پر سختی نہ کیجیے۔ (۲) سائل کو برا مت کہیے۔ (۳) اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہا کیجیے۔

سورۂ الم نشرح

کفار نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے آپ ﷺ کو طعنہ دیا کہ آپ کے پاس رہنے والوں کے پاس مال نہیں، اس پر آپ ﷺ غمزدہ ہوئے، تو بطور تسلی سورۂ الم نشرح نازل ہوئی اور تسلی دی گئی کہ جس خدا نے آپ کو اس قدر انعامات سے نوازا ہے۔ وہی خدا ان مؤمنوں کے مصائب کو بھی دور کرے گا۔

سورۂ تین

اس سورت میں دو کثیر النفع درختوں (انجیر اور زیتون) اور دو بابرکت جگہوں (طور سینا اور مکہ معظّمہ) کی قسم کھا کر یہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھالا ہے اور پھر اس کے بعد اس انسان کو اللہ تعالیٰ انتہائی پستی کی حالت کی طرف لے جاتا ہے، یعنی بڑھاپے میں مبتلا کر دیتا ہے، اس سے مقصد موت کے بعد اٹھائے جانے پر دلیل ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ پیدا کرنے پر قادر ہے، پھر جوانی کے بعد بڑھاپے میں مبتلا کرتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

سورۂ علق

ماقبل میں ایمان اور اعمال صالحہ کا ذکر تھا، اب اس بات کا بیان ہے کہ اگر ایمان حاصل کرنا ہے تو قرآن کریم کو پڑھا کرو اور اس کی تلاوت پر مداومت اختیار کرو۔

سورۂ قدر

قرآن کریم بڑی عظمت والی اور بڑی بابرکت کتاب ہے، اس کو پڑھا کرو، قرآن کی عظمت اور برکت سے اس رات کو بھی بہت بڑا اشرف حاصل ہوا، جس رات میں یہ کتاب نازل ہوئی، چنانچہ وہ ایک رات (شب قدر) ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، لہذا قرآن کریم کی عظمت کو دل میں بٹھاؤ۔

سورۂ بینہ

اس سورت کا خلاصہ ضرورت قرآن کریم ہے بایں معنی کہ جو لوگ خود کو کسی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے، ان کی تین جماعتیں تھیں:

(۱) یہود (۲) نصاریٰ (۳) مشرکین، ان کو حق ملنا بہت ہی مشکل تھا، کیونکہ ان کے علماء تک گمراہ ہو چکے تھے، یہاں تک کہ توحید جیسے بدیہی مسئلہ میں بھی شک پیدا ہو گیا تھا، لہذا نزول قرآن کے علاوہ کوئی اور ہدایت کی صورت نہ تھی اور خود ان لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ جب تک ان کے پاس واضح برہان نہیں آجاتی، یا اللہ کی طرف رسول مبعوث نہیں ہوتا جو ان کو پاکیزہ کتاب کی تعلیم دے اور تبلیغ کرے، اس وقت تک یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے، پھر جب یہ سب کچھ ہو چکا اور حق و باطل کے درمیان امتیاز قائم ہو گیا، تو اب جو لوگ حق کو نہیں مانتے اور آپ ﷺ کی دعوت کو جھٹلاتے ہیں، تو وہ محض ضد اور عناد کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں۔

سورۂ زلزال

اس سورت کا خلاصہ آخرت کی ہولناکی بیان کرنا ہے کہ یہ سارے خزانے زمین اگل دے گی، لیکن انسان اپنی میں پڑا ہوگا اور کسی کو بھی ان خزائن کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ "یومئذ تحدث اخبارھا" زمین اس دن اپنی خبروں کو اگل دے گی، جیسے کیسٹ ہے، کھول کر دیکھو تو اندر کوئی بات نظر نہیں آتی، لیکن جب اس کو مشین میں ڈالا جاتا ہے، تو سب کچھ بتا دیتی ہے، یہی حساب زمین کا بھی ہوگا۔

سورۂ عادیات

اللہ نے قسمیں کھا کر انسان کی ناشکری کو بیان فرمایا، گھوڑوں کی قسم سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ یہ جانور ہو کر اپنے مالک کے کتنے فرمانبردار ہوتے ہیں مگر انسان اپنے پروردگار سے اعراض کرتا ہے اور ناشکری کرتا ہے۔ (آیت نمبر۱-۶)

سورۂ قارعۃ

اس سورت میں قیامت کے دن کی شدت کو بیان کیا گیا ہے۔ علماء مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قارعۃ قیامت کے مختلف ناموں میں سے ایک نام ہے، قیامت کے دن نفخ صور کی شدید آواز کے علاوہ اجرام علویہ اور سفلیہ کے تصادم سے بھی نہایت ہولناک شور بپا ہوگا، اس لئے اسے "القارعۃ" کہا گیا اور آخر میں نیکوکار و بدکار کے لئے اچھے اور برے ٹھکانے کا تذکرہ ہے۔

سورۂ تکاثر

اس سورت میں اس بات کا بیان ہے کہ انسان کو مال و دولت کی کثرت اور اس پر فخر نے اس قدر غافل کر دیا ہے کہ مرتے وقت بھی یہی کہتا ہے کہ "ہائے بہتات"۔ (آیت نمبر۱،۲) اس کے بعد اس مرض تکاثر اور تفاخر کا علاج مذکور ہے کہ اگر تم آخرت کے دن پر یقین رکھتے، تو کبھی غافل نہ ہوتے، کیونکہ اس دن تمام لوگوں سے دنیوی انعامات کا سوال ہوگا۔

سورۂ عصر

اس سورت میں کامیابی کے اصول بیان کئے گئے ہیں: (۱) ایمان (۲) اعمال صالحہ (۳) تلقین حق (۴) مصائب اور مشکلات میں صبر۔

سورۂ ھمزہ

اس سورت میں ان لوگوں کی صفات کا بیان ہے جو انسانیت کی عظمت اور قدر نہیں کرتے، چنانچہ درج ذیل صفات والے لوگوں کے لئے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے: (۱) جو لوگوں کی منہ پر برائی کرتے ہیں۔ (۲) جو لوگوں کی پس پشت برائی کرتے ہیں۔ (۳) جو انسانیت کی نہیں، بلکہ مال ودولت کی قدر کرتے ہیں۔ یہ تمام صفات ایسی ہیں جو عظمت انسانیت کے منافی ہیں اور ایسی صفات کے حامل لوگوں کے لئے جہنم ٹھکانہ ہے۔

سورۂ فیل

مال ودولت پر غرور کرنے والوں کے لئے اخروی تخویف کے بیان کے بعد بطور عبرت دنیوی تخویف کا ایک نمونہ اس سورت میں پیش کیا گیا جس کا حاصل یہ ہے کہ دنیوی مال ومتاع اور جاہ جلال پر مغرور ہو کر ایمان وتوحید کے مرکز کو مٹانے کی کوشش کرنے والوں کو مٹا دیا جائے گا۔

سورۂ قریش

گذشتہ سورت میں یہ بیان ہوا کہ جو کوئی اللہ کے گھر کو تباہ کرنے کی اور اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ اس کو مٹا دے گا، اب سورۂ قریش میں اس بات کا بیان ہے کہ جو اللہ کے گھر کی حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو خوش کرے گا۔

سورۂ ماعون

اس سورت کا مضمون سورۂ ہمزہ کے مضمون کی طرح ہے، یعنی منکرین قیامت اور نماز میں غفلت کرنے والوں اور دکھلاوے کی نماز پڑھنے والوں پر بھی زجر کی گئی ہے۔ ان لوگوں پر زجر ہے جو انسانیت کی قدر کرنے کے بجائے مال ودولت کی محبت میں اس قدر آگے نکل گئے ہیں کہ نہ تو خود فقراء، مساکین اور یتیموں پر خرچ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کہتے ہیں، حتی کہ کسی کو ایسی چیز دینے سے بھی کتراتے ہیں، جو عام طور پر ایک دوسرے کو ویسے ہی دے دی جاتی ہے اور اس سے منع نہیں کیا جاتا۔

سورۂ کوثر

(۱) عظمت رسول اللہ ﷺ: اس سورت کی پہلی آیت میں آپ ﷺ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے کہ آپ اس قدر عظیم ہستی ہیں کہ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا۔ کوثر سے مراد قرآن کریم ہے، یا پھر ہر وہ چیز مراد ہے جو خیر کثیر ہو اور اس کے بعد بطور (۲) شکرانہ کے دو حکم ہیں:

(۱) نماز قائم کرو۔ (۲) قربانی کرو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں سو جانور لائے، جن میں سے ۶۳ جانور خود اپنے ہاتھوں سے قربان کئے، اس لئے عمر مبارک بھی ۶۳ سال ہوئی، ہر سال کے لئے ایک جانور۔ (۳) آپ کا دشمن از خود بے نام ونشان ہو جائے گا۔

خلاصہ مضامین قرآن

پارہ نمبر 30

صفحہ نمبر 6

سورۂ کافرون

اس سورت میں ایک ظابطہ بیان کیا گیا ہے،وہ ضابطہ یہ ہے کہ جب تک اصول میں وحدت ہوگی ،دین نہیں بدلے گا،لیکن اگر اصول بدل جائیں،تو دین بدل جاتا ہے،لہٰذا اس سورت میں اعلان ہے کہ تمہارا دین شرکیہ ہے اور ہمارا دین توحیدی ہے،اس لئے تم لوگوں سے براءت کا اعلان ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہم دوستی کرتے ہیں،جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اصولی اختلافات کی وجہ سے اعلان براءت کیا اور اللہ تعالیٰ سے لو لگالی۔

سورۂ نصر

اس کے علاوہ سورت مین کامیابی کے تین اصول بیان کئے گئے:(۱) تسبیح،یعنی اللہ تعالیٰ کو تمام شریکوں سے پاک ومنزہ سمجھو۔(۲) تحمید،یعنی تمام صفات کارسازی اللہ کے لئے ثابت کرو۔(۳) کثرت کے ساتھ استغفار کرو۔

سورۂ لہب

ماقبل میں فتح ملنے اور دشمن کے ہلاک ہونے کا ذکر تھا،اب اس بات کا بیان ہے کہ میری فتح آتی ہے،تو دشمن ہلاک ہوجاتا ہے،آؤ ایک دشمن کی مثال دیتا ہوں،یعنی:ابولہب اور اس کی بیوی جن کو ہم نے ہلاک کیا۔

سورۂ اخلاص

اس سورت میں آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ وحدانیت کو کھول کھول کر بیان کریں۔

سورۂ فلق وناس

ان دونوں سورتوں کو ماقبل سے ربط یہ ہے کہ جب آپ کھل کر مسئلہ توحید کو بیان کریں گے،تو دشمن ایذاء کے دوسرے حربوں کے علاوہ جادو کرنے کا حربہ بھی استعمال کرے گا،اس لئے آپ ان دونوں سورتوں کی اکثر تلاوت کیا کریں،تاکہ جادو آپ پر اثر نہ کرے۔

حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالیہ

فکر آخرت